اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اُنیسواں اجلاس (چوتھی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز سوموار مورخہ 13/اپریل 2026ء بمطابق 24 شوال المکرّم ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	11
3	وقفہ سوالات۔	14
4	توجہ دلاؤ نوٹس۔	16
5	رخصت کی درخواستیں۔	16
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	17

جلد 19 ☆☆☆ شمارہ 4

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سوموار مورخہ 13/اپریل 2026ء بمطابق 24 شوال المکرّم ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 3:30 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

وَمَا يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَالۡبَصِيۡرُ ۙ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الۡمُسِىۡٓءُ ط

قَلِيۡلًا مَّا تَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ فِيۡهَا وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ

لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادۡعُوۡنِىۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَـكُمۡ ط اِنَّ الَّذِيۡنَ

يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِىۡ سَيَدۡخُلُوۡنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيۡنَ ﴿۶۰﴾

﴿پارہ نمبر ۲۴ سُوۡرَۃُ الۡمُؤۡمِنۡ آیات نمبر ۵۸ تا ۶۰﴾

ترجمہ: اور برابر نہیں اندھا اور آنکھوں والا اور نہ ایمان دار اور جو بھلے کام کرتے ہیں اور نہ بدکار تم بہت کم سوچ کرتے ہو۔ تحقیق قیامت آنی ہے اس میں دھوکا نہیں لیکن بہت لوگ نہیں مانتے۔ اور کہتا ہے تمہارا رب مجھ کو پکارو کہ پہنچوں تمہاری پکار کو، بیشک جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری بندگی سے اب داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل ہوکر۔

صدق اللہ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جی آغا صاحب۔

پرنس احمد عمر احمد زئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی): جناب اسپیکر! ایک فاتحہ خوانی کروانی ہے۔ ہمارے حلقے میں کل پھر ایک نوجوان خالد ساسولی کو شہید کیا گیا۔ اس کے لیے فاتحہ خوانی کروائی جائے اسی وجہ سے ہم کہہ رہے تھے کہ لاسٹ ٹائم بھی ہوم منسٹر صاحب نہیں تھے۔ آج وہ موجود ہیں کہ اس پر سختی سے ایکشن لینا چاہیے۔ کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے دیکھیں! پہلے اگر وہ بولتے ہیں کہ کوئی criminal ہے مگر یہ بچہ خون دینے کے لیے نوشکی سے آیا تھا۔ اور میرے حلقے میں اس نوجوان کو شہید کیا گیا ہے۔ جب تک ہم ایکشن نہیں لیں گے خاص کر جو بندے یہ حرکت کر رہے ہیں کیونکہ اگر پولیس والے جا کر اندھیروں میں کھڑے ہونگے اور ہاتھ دیں گے موٹر سائیکل والوں کو۔ جہاں ان کو ناکہ لگانا چاہیے اور پھر shoot to kill others دیئے ہیں۔ تو یہ ایک نامناسب بات ہے۔ اس کے لیے فاتحہ خوانی کروا دیں۔ اور ہزارہ برادری کے دو لوگ شہید اور تین زخمی ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: یہ وہی ہے جس کو سی ایم صاحب نے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی: نہیں جی نہیں یہ کل ہوا ہے جی یہ لڑکا خالد ساسولی نوشکی سے آیا ہے کوئٹہ hospital میں خون دینے کے لیے یہ اسٹوڈنٹ تھا۔

جناب اسپیکر: ok آغا صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی: جناب اسپیکر صاحب! پہلے جو واقعہ ہوا تھا وہ لڑکا اسرار قلندرانی تھا۔ یہ خالد ساسولی ہے جو کل شہید ہوا ہے یہ دوسرا واقعہ ہے ہمارے علاقے میں۔ اگر ہم ان لوگوں کو اس طریقے سے ماریں گے۔ ایک تو جی ویسے ہی ہمارے لوگ جا رہے ہیں پہاڑوں پر۔ دوسرے جو ادھر ہیں ان کو ہم زور سے پہاڑوں پر بھجوا رہے ہیں۔ تو اس وجہ سے میں نے کہا اس پر سختی سے ایکشن لینا چاہیے۔ میں سی ایم صاحب اور ہوم منسٹر صاحب کو بھی request کرونگا کہ مہربانی کر کے اس پر ایک کمیٹی بنالیں اور تھوڑی سختی سے پیش آئیں۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں Home minister please ۔ thank you

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! مجھے بھی آغا صاحب کے point پر بولنا ہے اگر آپ مجھے ٹائم دیدیں۔

جناب اسپیکر: میر یونس عزیز صاحب! آپ تشریف رکھیں پہلے ہوم منسٹر صاحب کو سنتے ہیں۔ جی۔

حاجی محمد خان طوراوتمانخیل: جناب اسپیکر صاحب! ہاشم خان مردانزئی فوت ہوا ہے اس کو بھی فاتحہ خوانی میں شامل کریں مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر: آپ سارے میری گزارش سنیں اگر کسی نے فاتحہ خوانی کرانی ہے وہ ضرور بتائیں فاتحہ خوانی پہلے کریں گے اس کے بعد ایجنڈے پر چلیں گے۔ میر صاحب! آپ کس issue پر بولنا چاہتے تھے؟

جناب قائد حزب اختلاف: جس پر پرنس صاحب نے بات کی اُسی پر مجھے تھوڑی سی بات کرنی ہے۔

جناب اسپیکر: سر! یہ گزارش ہے ہوم منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں ذرا ان سے رائے لے لیتے ہیں واقعی یہ جو کچھ بھی ہے۔۔۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! ہم بولیں گے۔ تو پھر ان سے آخر میں آپ جواب لے لیں۔

جناب اسپیکر: ok ok میر یونس عزیز زہری صاحب! قائد حزب اختلاف آپ بولیں۔ خیر جان بلوچ صاحب آپ تشریف رکھیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! جیسے آغا صاحب نے کہا کہ خالد ساسولی جو نوشکی سے آیا ہوا تھا یہاں کوئٹہ میں انہوں نے کہیں جا کر بلڈ دے دیا۔ اور اس کے بعد اپنی موٹر سائیکل بیچنے کے لیے آیا تھا تو ایگل اسکواڈ والوں نے ان کا پیچھا کر کے اس کو گولی ماردی اور ظالموں نے یہ نہیں کیا کہ یہ زخمی حالت میں ہے کہ ہم اس کو hospital پہنچائیں۔ تا کہ اس کی جان بچ سکے۔ اگر چور ہے تو کسی نے آپکو اجازت نہیں دی کہ آپ کسی کو روڈ پر شوٹ کریں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے لوگوں کے ساتھ جناب اسپیکر! پہلے بھی ایگل اسکواڈ والوں نے اس طرح کی حرکتیں کی تھیں ایک جنگ لڑکے کو شہید کیا تھا۔ کچھ دن پہلے اسرار قلندرانی کو شہید کیا تھا۔ کچھ اور جگہوں پر بھی انہوں نے یہی حرکتیں کی ہیں۔ اب بھی انہوں نے اس کا پیچھا کر کے اس کو شوٹ کر دیا ہے یہ کہاں کا انصاف ہے؟ جناب اسپیکر! یہ عدالتیں کس کے لے ہیں۔ آپ اسکو پکڑیں۔ اگر کوئی مجرم ہے تو آپ اس کو پکڑیں اس کو لے جائیں بعد میں اس کو عدالت پیش کر دیں۔ آپ کو کس نے اجازت دی ہے کہ آپ اس پر گولی چلائیں اور اس کو شہید کریں۔ پھر جس طریقے سے اس کی لاش پر انہوں نے پیر رکھے لاش پر انکے پیروں کے نشان تھے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ہو گیا۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! اس کے والد کا آپ اسٹیٹمنٹ سن لیں وہ رو، رو کر جو لوگوں سے کہا ہے کہ جی مجھے انصاف دیا جائے۔ میں اسی لیے کہہ رہا ہوں جناب اسپیکر! ان چیزوں کو دیکھا جائے۔ وزیر اعلیٰ صاحب اور ہوم منسٹر صاحب بھی تشریف فرما ہیں اس کے لیے انکوائری کمیٹی بنائی جائے وہ اس کی انکوائری کرے تا کہ جو بھی قصوروار ہیں ان کو سزا ملنی چاہیے۔

جناب اسپیکر: ok thank you

جناب قائد حزب اختلاف: اور اگر اس دفعہ سزا نہیں ملی تو میرے خیال میں یہ ایگل اسکواڈ دوسرا تیسرا یہ اسی طرح

کی حرکتیں کرتے رہیں گے اور لوگوں کو شہید کرتے جائیں گے۔ اور اس کو اگر سزا نہیں ملے گی تو میرے خیال میں یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے مہربانی۔

جناب قائد حزب اختلاف: اور میری گزارش یہ ہے کہ اس پہ ایکشن لیا جائے thank you

جناب اسپیکر: ok Home Minister please حاجی صاحب کس کی فاتحہ خوانی؟

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔ شکریہ جناب اسپیکر! یہاں اس ایوان میں ۔ اوتمانخیل صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

حاجی محمد خان طور اوتمانخیل: جناب اسپیکر! ہمارے قبائلی مشر حاجی محمد ہاشم مردانزئی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے لئے فاتحہ خوانی کریں مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر: ok سر! پہلے آپ وزیر داخلہ صاحب سے رپورٹ لینے دیں۔ ایک منٹ! فاتحہ خوانی کس کی حاجی صاحب۔ ok sir hold on فاتحہ خوانی اکھٹے کریں گے انشاء اللہ۔ آپ کس بات پر بولنا چاہتے ہیں میر رحمت بلوچ؟

میر رحمت صالح بلوچ: مَیں اسی پر بولنا چاہتا ہوں پھر منسٹر صاحب بات کریں۔ جناب اسپیکر! ہماری کوشش یہ ہے کہ عوام کے دلوں میں پولیس کا مورال بلند ہو اور اس کا اعتماد برقرار ہو۔ لیکن افسوس کیساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ایگل اسکواڈ یہ ایک ہی کیس نہیں ہے۔ بلکہ پورا کوئٹہ کے عوام اس مشکل سے گزر رہے ہیں اس کرب سے گزر رہے ہیں۔ کہ ایگل اسکواڈ کے نام پر یہ جو پولیس کو بدنام کر رہے ہیں ادارے کو بدنام کر رہے ہیں۔ ایک ادارہ جو عام عوام کو تحفظ فراہم کرتا ہے پولیس کی قربانیاں بھی کم نہیں ہیں۔ لیکن اس طرح کے عمل سے عام عوام کے دلوں پر کیا گزرے گا مَیں یہی گزارش کروں گا قائد ایوان یہ حکم پاس کریں ایگل اسکواڈ کے جو ذمہ داران ہیں اُن کو فوری طور پر گرفتار کریں۔

جناب اسپیکر: ok تفصیل سے لینے دیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: کیونکہ ایک ایف ایس سی کا اسٹوڈنٹ۔ اس کے ساتھ جناب اسپیکر! مَیں آج حتجاجاً جو قائمہ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کو آپ دفتر provide نہیں کر رہے ہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ یہ جانبداری ہے یہ زیادتی ہے مَیں روزانہ کی بنیاد پر جتنے اجلاس ہوں گے۔ مَیں ٹوکن واک آؤٹ کروں گا جب تک دفتر الاٹ نہیں ہونگے مَیں آج بھی واک آؤٹ کر رہا ہوں جو دوست میرے ساتھ آئیں گے مَیں واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

(اس موقع پر معزز رکن اسمبلی رحمت صالح بلوچ واک آؤٹ کر گئے ۔ اور ساتھ اپوزیشن کے معزز اراکین نے بھی

علامتی واک آؤٹ کیا)

جناب اسپیکر: hold on please.جی جی عبدالصمد گورگیج صاحب۔

جناب عبدالصمد گورگیج (پارلیمانی سیکرٹری برائے سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی): thank you جناب اسپیکر صاحب! میں بھی اسی واقعہ پر بولنا چاہتا ہوں جو کل ہوا۔ vegetable vendors جو ہزارہ ٹاؤن سے مزدوری کے لئے ہزار گنجی جارہے تھے۔ اُن کو راستے میں شہید کیا گیا ہے۔تو میں آپ کے توسط سے سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان سے request کرتا ہوں کہ ان کے قاتلوں کو جلد سے جلد سے گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ کیونکہ یہ ایک لسانی بنیاد پر لڑائی چھیڑ رہے ہیں۔ اگر ہم اس کو کنٹرول نہیں کریں گے تو آگے ہمارے لئے بہت سی مشکلات ہونگی میں آپ سے request کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر! کہ ایک سال پہلے ان vegetable vendors کو ہزارہ ٹاؤن سے ہزارہ گنجی تک سیکورٹی فراہم کی جاتی تھی۔ ابھی ان کو سیکورٹی فراہم نہیں کر رہے ہیں تو یہ واقعات بڑھ رہے ہیں۔ ایک تو یہ ہے دوسرا safe city کے حوالے سے پورے کوئٹہ میں تقریباً سات سے آٹھ ارب کا یہ پروجیکٹ لگایا ہے۔اس کی کارکردگی zero percent ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: مہربانی کریں کہ اسی issue تک محدود رہیں۔ وہ بعد کی باتیں ہیں۔ Home minister please۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے معزز اراکین ٹوکن واک آؤٹ ختم کرنے کے بعد دوبارہ ہال میں تشریف لائے۔اور حکومتی بینچز کے معزز اراکین نے ڈیسک بجائے)

جناب اسپیکر: sir! done۔ایک منٹ یہ جو فاتحہ خوانی ہو رہی ہے اس کے اوپر۔جی Minister Home please

وزیر محکمہ داخلہ: بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم ۔شکریہ جناب اسپیکر! گورنمنٹ اپنے عوام کی جان و مال کی محافظ ہوتی ہے۔اس طرح نہیں ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے کوئی اہلکار سے کوئی غلطی ہوجاتی ہے اور عوام پر ہم توجہ نہیں دیتے۔ جیسے ہی کل آپ کو پتہ ہے کہ ایک واقعہ ہوا تھا ہزارہ ٹاؤن والا۔ہم ادھر تھے تو اُس کی بھی اُسی وقت وزیر اعلیٰ نے جو اُن کے مطالبات تھے اس کو TORs میں ڈال کر نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ ابھی جو کل شام کو واقعہ ہوا ہے وزیر اعلیٰ صاحب کا حکم آیا کہ 24 گھنٹے کے اندر یہ رپورٹ چاہیے۔ تو تمام ادارے لگے ہیں۔ جو اس میں قصوروار ہوا بالکل نہیں بچے گا۔ thank you Sir

میر اسداللہ بلوچ: سر! میں بھی کچھ بولنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: thank you ۔اسی کے اوپر point kill ۔ہوگیا سر۔

میر اسد اللہ بلوچ: سر! ٹائم تو آپ نے مجھے اسی ٹائم نہیں دیا۔آپ سنیں یہ ایک اہم issue ہے۔

جناب اسپیکر: سر! وہ کہہ رہے ہیں کہ جو ذمہ دار ہوگا اُس کے خلاف ایکشن لیا جائیگا۔جی بولیں۔

میر اسد اللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! آپ کی باتوں سے ثبوت ملے ان کو۔تو میں کوئی غیر کی بات نہیں کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی بولیں، بولیں۔آپ بولیں۔

میر اسد اللہ بلوچ: thank you جناب اسپیکر صاحب! ہم ادھر اسمبلی میں آتے ہیں۔ماشاءاللہ سارے لوگ جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں میرے لئے قابل قدر ہیں۔ہم یہاں وہاں سے اپنے عوام کے ساتھ حلف لے کر آتے ہیں پھر اسمبلی کے فلور پر ادھر حلف لیکر آتے ہیں کہ ہم لوگوں کے مال و جان کی حفاظت کرتے ہیں۔اور جتنے بھی institutions ہیں جتنے بھی ادارے ہیں سارے اس حلف کی پاسداری کرتے ہیں اور کرنا بھی چاہیے۔لیکن ایک چیز یہ ہے جب ایک بندہ کوئی غلطی کرے۔اگر اُسکی حوصلہ افزائی ہو تو پورا institution کی بدنامی ہوگی۔سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اُس روز جب آغا صاحب نے کوئی مسئلہ اُٹھایا تھا۔

جناب اسپیکر: please order in the House

میر اسد اللہ بلوچ: سر آغا صاحب نے اسی دن کوئی مسئلہ اٹھایا تھا کہ پولیس کی custody میں کسی کو مارا گیا ہے۔سی ایم صاحب نے فاتحہ کرنے نہیں دی۔تو مَیں سمجھتا ہوں اگر FIR جو کسی کی بھی ہوتی ہے۔الزام کسی کو بھی لگ جاتا ہے۔جو first information رپورٹ ہے۔جب کورٹ میں کوئی چیز ثابت ہوتی ہے تو پھر دلیل کے ساتھ آپ یہاں کہتے ہیں کہ یہ مجرم تھا اس کے اتنے cases تھے۔یہ حق اس کا تھا کہ اس کو مارا جائے۔اگر اس طریقے سے انفرادی کوئی ایس ایچ او، لیگل کے کسی بھی فورس کے ایک بندے کو، اس طریقے سے اُس کی حوصلہ افزائی ہو جائے۔یہاں تو روزانہ لوگ مرتے ہیں اور روزانہ پھر یہی باتیں ہوتی ہیں کہ جناب فاتحہ خوانی کریں دیکھیں! بلوچستان کی حالت اپنی جگہ ہے۔لیکن کچھ ایسی چیزیں جو بے گناہ لوگ ہیں۔سرکار کی ذمہ داری ہے تحقیقات کر کے اُس کو سزا دے۔ابھی تک تو کسی کو بھی سزا نہیں ہوئی ہے۔اس سلسلے میں کم از کم سر جوڑ کر بیٹھیں۔ابھی جس بندے کو اُنہوں نے مارا وہ blood دینے کیلئے گیا تھا۔وہ تو انسانیت کی خدمت کر رہا تھا۔خون دینا انسانیت کی خدمت ہے۔اُس کی لاش گھر پہنچ گئی۔تو یہاں خون دینا بھی گناہ ہے کسی کو سنبھالنا بھی گناہ ہے۔کوئی ایکسیڈنٹ ہو اُس کو سنبھالنا بھی گناہ ہے۔مَیں سمجھتا ہوں یہاں بیٹھ کر ایسی قانون سازی کریں ایسے ایکشن کریں جس سے اس ہال کی نیک نامی ہو وقت گزر جاتا ہے۔یہاں

ایسے لوگ آئے ہیں اس اسمبلی میں وزیراعلیٰ بھی رہے ہیں بڑی پوسٹوں پر رہے ہیں۔اُنہوں نے یادگار کام کیے آج تک اُن کے نام سنہرے حروف میں لکھے جاتے ہیں۔ایسے وزیراعلیٰ بھی آئے جنہوں نے غلط کام کیے۔لوگ آج تک نفرت اس سے کرتے ہیں۔مَیں سمجھتا ہوں کہ دو ڈھائی سال کے بعد یہاں سے ہم سارے فارغ ہوتے ہیں۔ایسی ہماری کردار ہونی چاہیے کہ سارے عوام یہ کہیں کہ یہ اچھے لوگ تھے انہوں نے انصاف کیا ہمیں کچھ نہیں چاہیے ہمیں صرف انصاف چاہیے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ Honorable Leader of the House۔thank you آپ اس کے پر جو ہوم ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ اُس پر انکوائری ہوگی کیا اُس کی فاتحہ خوانی کی جائے یا wait کریں۔

حاجی محمد خان طوراوتمانخیل: سر میں نے فاتحہ خوانی کا بولا تھا۔

جناب اسپیکر: ہاں جی اکھٹے کریں گے۔جی۔

جناب قائدایوان: Honourable Speaker Sahib جس incident کا آج دوست ذکر کر رہے ہیں انتہائی افسوس ناک ہے اور اس کا نوٹس ہم allready لے چکے ہیں اس کی ہم proper انکوائری کر رہے ہیں۔جہاں ہم سے غلطی ہوگی اس غلطی پر ہم کوئی پردہ ڈالنے کی بالکل بھی کوشش نہیں کریں گے میں اس August House کو یقین دلانا چاہتا ہوں اس لڑائی میں غلطی کے بھی chances ہیں اور جو غلطی ہوئی ہے ایک innocent انسان کی جان گئی ہے۔اس کی جان واپس نہیں آسکتی میں August Forum پر کہہ رہا ہوں کہ جیسی ہی انکوائری مکمل ہوگی ہم اس کو compensate بھی کریں گے اس کے بچوں کی ایجوکیشن کی بھی ذمہ داری لیں گے اس کا اگر کوئی بھائی بے روزگار ہوگا اس کو نوکری بھی دلائیں گے اور اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے اس غلطی کو مانتے ہوئے اس کے گھر جو بلوچی میڑھ کا طریقہ ہے وہ بھی کریں گے۔اور جن اہلکاروں نے یہ کام کیا ہے اس کی انکوائری کریں گے کہ وہ کس طریقے سے instigate ہوا آیا یہ تو confirm ہے جو رپورٹس آرہی ہیں کہ it was innocent killing اس میں تو کوئی دورائے نہیں ہیں-اب وہ واقعہ کس طرح ہوا اس کی چھوٹی سی انکوائری ہے وہ with in few days ہوجائے گی کہ اس میں آیا اہلکاروں کی غلطی ہے یا بچہ رُکا نہیں تھا یا کیا ہوا تھا،وہ ساری رپورٹس جونہی آئیں گی ہم اس August House سے بھی شیئر کریں گے لیکن یہ innocent جان گئی ہے جہاں تک وہ اس سے پیچھے جو اس کا جو معاملہ تھا اسکا پچھلا جو ریکارڈ ہے ٹریک ریکارڈ ہے۔اس میں پرانی FIRs ہیں ان FIRs کی بنیاد پر ہم اس کو فی الحال criminally کہہ سکتے تھے یعنی لیکن کسی کورٹ نے اس کو worded دیا ہوا تھا تو ہم اس کو مجرم کہتے۔اس کا پرانا ریکارڈ تھا تو وہ ملزم تھا اس ملزم کی فاتحہ خوانی کے لئے I still stand on my words وہ possible نہیں

ہے۔لیکن اس کے ساتھ جو میں نے تصویریں دیکھیں۔اسکے ساتھ جو تشدد ہوا تھا yes۔اس پر میں نے انکوائری کے لئے پولیس کو علیحدہ حکم دیا ہوا ہے کہ وہ علیحدہ انکوائری کرے کہ تشدد کا حق کسی کو نہیں ہے custodial death کا کسی کو right نہیں ہے کہ کسی کی custody میں death ہو جائے۔کس بنیاد پر ہوئی کیسے ہوئی اس کی پوری پوسٹ مارٹم رپورٹ آجائے گی ساری چیزیں آجائیں گی ۔تو دونوں مختلف واقعات ہیں جہاں ایگل اسکواڈ کے لئے۔ آج میرے دوست یہ بات کہہ رہے ہیں ان سے یہ غلطی ہوئی ہوگی وہاں انکے اس سے پہلے آپ دیکھیں تو بہت positive کام بھی ہے بہت سارے ایسے criminals انہوں نے پکڑے ہیں جو on the spot mobile motorcycle snatching کررہے تھے on the spot وہ robbery کررہے تھے تو وہاں ان کی appreciation کی امید ہمیں رکھنی چاہیے۔ان کو appreciate بھی کرنا چاہیے جہاں وہ اچھا کام کریں ان کو appreciate کریں جہاں وہ غلط کام کریں ان کو سزا دیں یہی ،سزا و جزا کا تصور ہے Judicial inquiry آجائے گی۔ہم اس کے مطابق ان کو سزائیں دیں گے اور وہ بچہ innocent ہے۔اسکے لئے فاتحہ خوانی بھی ہونی چاہیے اور اس کی فیملی کا جو look after ہے وہ بھی ہماری ذمہ داری ہے وہ بھی ہم کریں گے انشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: thank you حاجی محمد خان صاحب! آپ کے حاجی صاحب کا کیا نام تھا جس کی death ہوئی ہے۔

جناب حاجی محمد خان طوراوتمانخیل: میرے علاقے کے مشر تھے۔

جناب اسپیکر: نام کیا ہے؟

جناب حاجی محمد خان طوراوتمانخیل: حاجی ہاشم مردانزئی۔

جناب اسپیکر: حاجی ہاشم صاحب کے لئے اور یہ جو individual جس کی death ہوئی ہے کل، پولیس کے ہاتھوں خالد ساسولی اور جو ہزارے ہزار گنجی میں مارے گئے ہیں۔مولوی صاحب! سب کیلئے دُعا مغفرت کریں۔

پرنس احمد عمر احمدزئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی): اور خالد ساسولی کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔

میر عاصم کرد گیلو (وزیر محکمہ مال): ہمارے ڈھاڈر کے دو جوانوں کو بھی کل سریاب میں شہید کیا گیا تھا۔ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب اسپیکر: ان کو بھی پولیس نے شہید کیا ہے؟

وزیر محکمہ مال: نہیں ان کو دہشت گردوں نے شہید کیا تھا۔

جناب اسپیکر: اچھا دہشت گردوں نے شہید کیا ہے؟

وزیر محکمہ مال: جی ہاں۔ان کو دہشت گردوں نے شہید کیا ہے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! فاتحہ خوانی کریں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: ایجنڈا شروع کرنے دیں مولانا صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ گوادر میں روزانہ شراب خانے بڑھ رہے ہیں آپ ہندو کے نام سے لائسنس جاری کررہے ہیں ناں جبکہ حاجی محمد خان لہڑی سن رہے ہیں کہ ہمارے جیونی میں ایک ہندو بھی نہیں ہے۔میرے بچوں کو مسلمانوں کے بچوں کو پلا رہے ہیں یہ کونسا قانون ہے۔

جناب اسپیکر: آپ چاہتے ہیں کہ سارے لائسنس کینسل ہوجائیں؟

میر اسداللہ بلوچ: بالکل جی ہاں جناب اسپیکر!

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! گوادر میں چار پانچ شراب خانے بنائے ہیں۔آپ ہندو کے نام سے لائسنس جاری کررہے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔مطلب آپ چاہتے ہیں، ہوم منسٹر صاحب سن رہے ہیں کہ ان کے سارے لائسنس کینسل کردیں۔

مولوی ہدایت الرحمٰن بلوچ: سب کے لائسنس کینسل ہونے چاہئیں مسلمان ہیں سب مسلمان بیٹھے ہوئے ہیں اللہ کو کیا جواب دیں گے ہم لوگ مسلمان ہیں ہم لوگ حج کرتے ہیں عمرہ کرتے ہیں اللہ کو جواب دینا ہے ہم مسلمان ہیں ہم اللہ کو مانتے ہیں قرآن اور حدیث کو مانتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ہوم منسٹر please

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! اب میں کہوں پھر ہوم منسٹر صاحب بات کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ: جناب اسپیکر صاحب! دیکھیں وزیر اعلیٰ صاحب کے واضح ہدایات ہیں کہ۔۔۔(مداخلت)

جناب اسپیکر: سر! آپ ان کو سن لیں۔ہوگیا ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: موقع دیں گے ہوم منسٹر صاحب کو پہلے آپ سن لیں اسی پر ہے۔میں منسٹر صاحب سے request کرتا ہوں جناب اسپیکر! اس پر مولانا صاحب تو بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں میں تو کہتا کہ پورے صوبے سے شراب خانوں کو بند کیا جائے۔دوسری بات یہ ہے کہ ابھی انہوں نے ایک شراب کا لائسنس کوئٹہ میں جاری کیا ہے اس کو

شفٹ کررہے ہیں خضدار۔ وہ جھالاوان wine shop کے نام سے۔ بھائی خدا کو مانو ہم لوگوں کو بدنام کیوں کررہے ہیں چیف جھالاوان نواب ثناء اللہ ہیں وہ اس کے نام سے میر جھالاوان مجھے کہتے ہیں میرے نام پر ہوگا یہ کس کے نام پر ہیں؟ ذرا ان کو ایسی چیزوں پر وہ کردیں ہمارے اقوام کو قبائل کو بدنام نہیں کریں۔ اگر منہ کالا کرنا ہے کرلیں جس نے پینا ہے پی لیں۔ لیکن یہ کہ ہمیں اس طرح کی چیزوں سے وہ نہیں کریں۔ ایک بُری چیز کو تو ہم بُرا کہیں گے بالکل۔ کیونکہ شراب کے۔ مولانا صاحب صحیح کہہ رہے ہیں کہ لائسنس پر لائسنس جاری کررہے ہیں اتنے بندے نہیں ہیں اتنے انہوں نے لائسنس جاری کیے ہیں اور پھر قبائل کے نام پر انہوں نے شروع کردیا ہے۔ میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ اس پر یہ لوگ وہ کرلیں، جھالاوان کے نام سے انہوں نے شراب خانہ کوئٹہ میں کھولا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: یہ کس کا ہے اس کے بارے میں ہمیں بتادیں؟

جناب اسپیکر: جی منسٹر ہوم صاحب۔

وزیر محکمہ داخلہ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ دیکھیں! جناب اسپیکر منشیات کے حوالے سے وزیر اعلیٰ بلوچستان کے واضح احکامات ہیں کہ اس کو بالکل زیرو پر لانا ہے لیکن جس طرح انہوں نے شراب خانوں کے حوالے سے بات کی۔ یا ان کے ناموں کے حوالے سے بات کی۔ اس کی ہم قانونی اس کو دیکھ کر آپ کو next session میں بتادیں گے۔

جناب اسپیکر: سر! یہ issue کرتا ہے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن والے لائسنس issue کرتے ہیں تو یہ اگر آپ recommend کرتے ہیں کہ ان کے لائسنس کینسل ہونے چاہئیں خضدار اور گوادر دونوں کے۔

وزیر محکمہ داخلہ: سر! یہ حکومت کا کام ہے قانون کا نام ہے سر ایک فرد کا تو کام نہیں ہے ہم اسکا قانونی جائزہ لیں گے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! کرلیتے ہیں منسٹر صاحب نہیں ہیں ان کو بلا لیتے ہیں point آ گیا آپ کی بات درست ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! قرآن کا قانون ہے دیکھتے ہیں کہ اس بارے میں قرآن پاک میں کیا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ضیاء صاحب! شکر ہے آپ مسلمان ہیں آپ بتادیں۔ اصل قانون قرآن ہے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! hold on! ایک منٹ۔ زاہد علی ریکی صاحب۔ مولوی صاحب! میں نے گزارش کی آپ سے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا کام نہیں ہے یہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن والے یہ لائسنس جاری کرتے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان کے سارے لائسنس کینسل ہونے چاہئیں۔ آپ کے بھی اور خضدار کے بھی، سیکرٹری صاحب کو بلا لیتے ہیں آپ دونوں کو بلا لیتے ہیں تقریباً سارے لائسنس کینسل ہوجائیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! آپ نے پہلے بھی رولنگ دی تھی۔

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: لیکن آپ کی رولنگ کے بعد ایک شراب خانہ اور بڑھ گیا۔ آپ کی رولنگ سے پہلے تین تھے اب چار ہوگئے۔

جناب اسپیکر: یعنی ہماری رولنگ کے وہ اثرات negative۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! اس بحث کے بعد پانچ نہ ہوجائیں۔ یہ غلط ہے سی ایم صاحب! میں ہاتھ جوڑ رہا ہوں بلوچستان کو شراب کی ضرورت نہیں ہے میں ہاتھ جوڑ رہا ہوں۔ یہ خدا سے جنگ ہے ہمارے میٹرک کے بچے شراب پی رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: Sir! let the head of the Government تھوڑا سا اس کو بولنے دیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میٹرک کے بچوں کو یہ ظالم شراب خانے والے۔ ورنہ میں سی ایم صاحب سے کہہ رہا ہوں اگر یہ بند نہیں ہوئے میں بطور ایم پی اے شراب خانوں کو تھوڑوں گا۔ میں قانون ہاتھ میں لوں گا۔ جب یہ ہمارے بچوں کو میٹرک کے بچوں کو شرابی بنارہے ہیں ہندو کمیونٹی کے نام سے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے مولوی صاحب! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ ابھی سی ایم صاحب کو please response کرنے دیں جی آپ بڑھیں جی۔ Leader of the House please۔ جی وزیراعلیٰ صاحب! آپ بولیں۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): Thank you Honourable Speaker میرے فاضل دوست بہت جذباتی ہیں اور ہمیشہ سے رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ اور جو سرکار کا کام ہے وہ سرکار کو کرنے دے۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اُس پر honorable member جس کو اعتراض ہے وہ سوال ڈال دیں۔ جو قانونی طریقہ ہے اِس ملک میں اس کے مطابق wine بیچنے کی اجازت دی جارہی ہے اور اُس میں بہت سارے ایسے مذاہب ہیں جس میں شراب پینے کی اجازت ہے اور minorities کو ہم نے ایک خاص قسم کا کوٹہ رکھا ہوا ہے اور اُن minorities کے کوٹے میں یہ بات درست ہے کہ بہت سارے مسلمان بھی شراب پیتے ہیں اور اِس August House کو پتہ ہے کہ مَیں شراب نہیں پیتا ہوں لیکن یہ ہے اب اِس کو اگر فوراً آپ کی طرف سے اِس طرح کی rulings آجائینگی it will be against the rules, I humbly suggest you کہ آپ اِس کو ہمیں تھوڑا سا ٹائم دیدیں ہم مولانا سے privately مل لیں گے جہاں یہ نشاندہی کر رہے ہیں یہ کوئی

illegal شراب خانہ کھل رہا ہے کہیں تو ہم اُس کے خلاف بالکل کارروائی کریں گے اور legal اگر پاکستان کا قانون اِس کی اجازت دیتا ہے تو اُس پر بھی ہم جو underage کا جس طرح بات کر رہے ہیں کہ میٹرک اُس کے لیے بھی کچھ laws ہیں کچھ rules ہیں underage بچہ سگریٹ نہیں لے سکتا تو وہ شراب کیسے لے رہا ہے۔ وہ enforcement کا مسئلہ ہے enforcement کے مسئلے کو علیحدہ رکھ لیں اور قانون کو علیحدہ رکھ لیں ہم enforce کریں گے کہ گوادر میں جیونی میں جہاں جہاں یہ نشاندہی کر رہے ہیں کہ underage جو بچے ہیں جو اِس لعنت میں برباد ہو رہے ہیں تو اُس کو ہم اِنشاءاللہ تعالیٰ کنٹرول کرنے کی کوشش کریں گے اُس کو enforce کریں گے اور آپ کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر اِس پر discussion کریں گے۔ آپ سے request ہے کہ آپ اِس پر rulings نہ دیں because یہ law کے مطابق نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک thank you، Thank you very much۔ ٹھیک ہے مولوی صاحب! thak you۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

میر یونس عزیز زہری صاحب آپ اپنا سوال نمبر 283 دریافت فرمائیں۔

جناب اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب۔ Minister for S&GAD is not around

جناب قائد حزب اختلاف: وہ تو مجھے پتہ ہے سر۔

جناب اسپیکر: تو اِس کو defer کر دیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: مجھے پتہ ہے کہ سوالات کے دن منسٹر نہیں ہوتے ہیں یہ تو آج کی بات نہیں ہے یہ تو پرانی بات ہے۔ جس دن سوالات ہوتے ہیں اُس دن منسٹر صاحبان حاضر نہیں ہوتے ہیں۔

جناب اسپیکر: وہ پارلیمانی سیکرٹری ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: آپ کی اتنی رولنگ کے بعد بھی اور request کے بعد بھی ہم نے کہا ہے کہ ہمارے یہی سوالات ہوتے ہیں اور منسٹر صاحبان جس دن ہوتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ سوال پکاریں۔

جناب قائد حزب اختلاف: جی۔

جناب اسپیکر: آپ سوال پکاریں Chief Minister to reply please

جناب قائد حزب اختلاف: سوال نمبر 283۔

☆283 میر یونس عزیز زہری، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 16 جون 2025ء۔

کیا وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ مورخہ 25 فروری 2026ء کو مؤخر شدہ۔

کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق کے سروس رولز کے تحت سیکرٹریز، آفیسران واہلکاران کی جائے تعیناتی پر تین سال سے زاہد عرصے تک نہیں رہ سکتے اگر جواب اثبات میں ہے تو تین سال سے زاہد جائے تعیناتی پر کام کرنے والے سیکرٹریز، آفیسران و ہلکاران کے نام مع ولدیت، عہدہ، گریڈ، شناختی کارڈ نمبر اور لوکل رڈومیسائل کی تفصیل دی جائے۔ نیز سال 2021ء سے تاحال مذکورہ بالا آفیسران کی جائے تعیناتی کی تاریخ کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق: جواب موصول ہونے کی تاریخ 14 اکتوبر 2025ء۔

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائد ایوان: honorable Sir مجھے پڑھا ہوا تصور کیے جانے سے پہلے ایک سیکنڈ دے دیں۔ مَیں نے اِسی لیے پارلیمانی سیکرٹریز appoint کیئے ہیں because آپ کو پتہ ہے کہ چیف منسٹر busy ہوتے ہیں تو مَیں honestly speaking I am not prepared for this but still اگر یونس صاحب کہتے ہیں تو I am here to answer, I am answerable to whole Balochistan. یہ تو Honourable Opposition Leader ہیں۔ تو وہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب آج آئے نہیں ہیں۔ normally he remains always present آج کیوں نہیں آئے اگر defer کر دیں بھی ٹھیک ہے نہیں تو میرے آفس میں discussion کر لیں گے جو آپ مناسب سمجھیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے سر۔

جناب قائد ایوان: thank you

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا۔ Thank you very much question 283 یونس عزیز زہری صاحب کا، زاہد علی ریکی صاحب کا 464 اور زاہد علی ریکی صاحب کا 468 یہ تینوں questions ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلق ہیں ان کو next session تک defer کیئے جاتے ہیں۔

جناب زاہد علی ریکی: چیف منسٹر صاحب، چیف آف بگٹی صاحب شادی پر گئے ہیں۔ سر! ایک دفعہ ہے چیف آف بگٹی صاحب۔ اسپیکر صاحب! یہ کیا کر رہے ہیں۔ جب چیف آف بگٹی صاحب کہتے ہیں مَیں حاضر ہوں ابھی کیا کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: زاہدعلی ریکی صاحب کا question No 332,. زاہدعلی ریکی صاحب کا question No. 444, زاہدعلی ریکی صاحب کا question No. 446 اصغرترین صاحب کا373 مولوی نوراللہ صاحب کا 397 مولوی نور اللہ صاحب کا398 مولوی نور اللہ صاحب کا 399 اور مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب کا 458 یہ تمام questions محکمہ لائیواسٹاک سے متعلق ہیں اور فیصل جمالی صاحب ہمارے منسٹر ہیں اُن کی چھٹی کی درخواست آئی ہے۔تولہذا اِن تمام questions کو اگلے سیشن تک defer کرتے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس۔

مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرّحمٰن الرَّحیم۔وزیر برائے محکمہ لیبر اینڈ مین پاور کی توجہ ایک مسئلے کی جانب مبذول کروائینگے کہ ضلع گوادر کے ماہی گیروں کو جنوبی کوریا بھیجنے کے لیے اُنھیں باقاعدہ تربیت فراہم کی گئی اور اُن سے پاسپورٹ سمیت دیگر ضروری دستاویزات بھی حاصل کیے گئے۔لیکن تاحال اِن ماہی گیروں کو جنوبی کوریا روانہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے وہ شدید بے چینی اور غیر یقینی کیفیت کا شکار ہیں۔لہذا حکومت گوادر کے ماہی گیروں کو کب تک جنوبی کوریا بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! Honourable Leader of the House again

جناب قائدایوان: نہیں سر! یہ میرے خیال ہے فشریز کے حوالے سے ہے۔اچھا یہ لیبر اینڈ مین پاور۔

جناب اسپیکر: سر! یہ لیبر اینڈ مین پاور ہے۔

جناب قائدایوان: جی وہ مشیر ہیں وہ بھی کراچی گئے ہوئے ہیں اُس شادی کے لیے تو مَیں request کر لیتا ہوں کہ آپ کا جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے توجہ میری ہوگئی ہے مَیں اِس پر آپ کو اپنے آفس میں جواب دے دوں گا۔کل میٹنگ کر لیں گے۔ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہوگیا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اِس پر مجھے کون بتائے گا؟

جناب اسپیکر: desposed off

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار فیصل خان جمالی صاحب، جناب بخت محمد کاکڑ صاحب، حاجی نور محمد

دُمڑ صاحب، میر جہانزیب مینگل صاحب، انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب اور جناب روی پہوجہ صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **سرکاری کاروائی برائے قانون سازی۔**

سر! یہ ایجنڈا چلنے دیں ایجنڈے کے بعد، after agenda ایجنڈا چلنے دیں ایجنڈے کے بیچ میں آپ کا نہیں ہوسکتا۔تشریف رکھیں میڈم۔**قائمہ کمیٹیوں کی رپورٹ بابت مسودات قانون کا پیش کیا جانا۔**

میر اسداللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! مجھے صرف دو منٹ بولنے دیں۔

جناب اسپیکر: جی ہاں ٹھیک ہے ٹائم دیں گے آپ کو۔تشریف رکھیں please۔

ا۔ قائمہ کمیٹی برمحکمہ سوشل ویلفیئر کی رپورٹ بر بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کا پیش کیا جانا۔

جناب اسپیکر: چیئرمین قائمہ کمیٹی برمحکمہ سوشل ویلفیئر کی رپورٹ بر بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔زاہدعلی ریکی صاحب کدھر گئے ہیں۔ یہ جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔printing quality poor ہوگئی اُس کو ٹھیک کرتے ہیں۔ٹھیک ہوگیا thank you۔ زاہدعلی ریکی صاحب! کون پڑھے گا پھر اس کو۔زاہدعلی ریکی صاحب کے آنے تک اس کو defer کرتے ہیں۔

۲۔ قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت و افرادی قوت کی رپورٹ بر بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔

جناب اسپیکر: صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت و افرادی قوت کی رپورٹ بر بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔جی

جناب اسپیکر: سرکاری کاروائی برائے قانون سازی۔قائمہ کمیٹیوں کی رپورٹ بابت مسودات قانون کا پیش کیا جانا۔چیئرمین قا قائمہ کمیٹی برمحکمہ سوشل ویلفیئر کی رپورٹ بر بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔جی زاہدعلی ریکی صاحب۔

میر زاہدعلی ریکی: مَیں زاہدعلی ریکی چیئرمین قائمہ کمیٹی محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ

قائمہ کمیٹی برمحکمہ سوشل ویلفیئر کی رپورٹ بر بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 13 اپریل 2026ء تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی، لہٰذا قائمہ کمیٹی برمحکمہ سوشل ویلفیئر کی رپورٹ بر بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 13 اپریل 2026ء توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: چیئرمین قائمہ کمیٹی محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) پیش کریں۔

میر زابد علی ریکی: مَیں زابد علی ریکی چیئرمین قائمہ کمیٹی محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی محکمہ سوشل ویلفیئر کی کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) پیش ہوا۔ وزیر برائے محکمہ سوشل ویلفیئر بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔ جی منسٹر صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: مَیں حاجی ولی محمد نورزئی، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ سوشل ویلفیئر بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی

تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: مَیں حاجی ولی محمد نورزئی، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان انسداد گداگری کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 40 مصدرہ 2025ء) کو کمیٹی کے سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: ۲۔ **قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت وافرادی قوت کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔** صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت وافرادی قوت کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔ جی زرین صاحب۔

جناب اسپیکر: جی زاہد علی ریکی صاحب۔

میر زاہد علی ریکی: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔مَیں صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت وافرادی قوت تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 13 اپریل 2026 تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت وافرادی قوت کی رپورٹ بر بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 13 اپریل 2026 تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔صدر نشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت وافرادی قوت کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی)

مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔

میر زابد علی ریکی: مَیں صدر نشین قائمہ کمیٹی بر محکمہ محنت و افرادی قوت، کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی بر محکمہ محنت و افرادی قوت کی رپورٹ بر بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔ وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت بر بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

نوابزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور): مَیں زرین مگسی وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: جی۔ مَیں زرین خان مگسی وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 44 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

۳۔ قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت وافرادی قوت کمیٹی کی رپورٹ بربلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کامسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔

جناب اسپیکر: صدرنشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت وافرادی قوت کمیٹی کی رپورٹ بربلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کامسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

میرزابدعلی ریکی: مَیں صدرنشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت و افرادی قوت تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بربلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کامسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) کوپیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 13 اپریل 2026 تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیاتحریک منظورکی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت و افرادی قوت کی رپورٹ بربلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کامسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) کوپیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 13 اپریل 2026 تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔صدرنشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت وافرادی قوت کمیٹی کی رپورٹ بربلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کامسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔

میرزابدعلی ریکی: مَیں صدرنشین قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت و افرادی قوت تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بربلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کامسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برمحکمہ محنت وافرادی قوت کی رپورٹ بربلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کامسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کامسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔وزیرصاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت،ثقافت،قانون وپارلیمانی امور: مَیں زرین مگسی وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت

کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: مَیں زرین مگسی وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان اوورسیز پاکستانیز کمیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون 47 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

۴۔ قائمہ کمیٹی برمحکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی رپورٹ بر بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 45 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔

جناب اسپیکر: چیئرمین قائمہ کمیٹی۔ Please order in the house, order in the house please۔چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 45 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔ who is the چیئرمین صاحب؟

سید ظفر علی آغا: میں سید ظفر آغا، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 45 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 13 اپریل 2026 تک توسیع دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیاتحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا قائمہ کمیٹی برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی رپورٹ بر بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر45 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 13 اپریل 2026 تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی کمیٹی کی رپورٹ بر بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر45 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔

سید ظفر علی آغا: میں سید ظفر آغا، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی، کمیٹی رپورٹ بر بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر45 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قائمہ کمیٹی برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی رپورٹ بر بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر45 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔ وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر45 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: جی۔مَیں زرین مگسی وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر45 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیاتحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر45 مصدرہ 2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر45 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: جی۔مَیں زرین مگسی وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ

2026ء(مسودہ قانون نمبر45 مصدرہ2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان سروس ٹریبونل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2026ء(مسودہ قانون نمبر45 مصدرہ2026ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

۵۔ بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2026ء(مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ2026ء) کا پیش کیا جانا۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ تعلیم بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2026ء(مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ2026ء) پیش کریں۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ): میں سلیم احمد کھوسہ وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔ وزیر برائے محکمہ تعلیمبلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2026ء(مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: میں سلیم احمد کھوسہ وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2026ء(مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ84اور(2)84 کے تقاضوں سےExempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2026ء(مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ2026ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ84اور(2)84 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے؟۔۔۔(مداخلت) جی؟۔۔۔(مداخلت)

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: جوVCs ہیں اُنکے tenure کو بڑھانا ہے اور اِس میں کچھ بھی نہیں ہے سوائے tenure کے۔دیکھیں اُنکا time period ختم ہو رہا ہے اگر یہ کمیٹی میں چلا جائیگا تو وہ linger-on ہو جائے گا تو بہتر یہی ہے کہ میرے خیال میں۔۔۔

جناب اسپیکر: اسد صاحب! اِس میں اتنی بڑی بات نہیں ہے کہ وہ already 3 years کا tenure اُن کا ہے ابھی اِس کو صرف 3 سے 4 سال کرنا چاہ رہے ہیں۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: چار سال کر رہے ہیں باقی پاکستان میں چار سال ہے۔ پنجاب، KP اور سندھ میں ۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ چاہتے ہیں کہ اِس کو کمیٹی کے حوالے کریں؟

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: نہیں کمیٹی کے حوالے نہ کیا جائے۔

جناب اسپیکر: honourable leader of the house please

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): آنریبل اسپیکر صاحب! آنریبل ممبر سے میں آپ کے توسط سے ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ یہ there is nothing in it اِس میں صرف tenure extension ہو رہا ہے جو پورے پاکستان میں ایک وائس چانسلر کا tenure ہے that is 4 years, it is only in بلوچستان کے یہاں 3 years ہے ہم چاہتے ہیں کہ stability آئے tenure میں تاکہ وہاں جو VCs کام کر رہے ہیں وہ اپنی یونیورسٹیز کی بہتر انداز میں گورننس کر سکیں۔ تو جہاں کیونکہ آپ کو پتہ ہے یہ پہلے 18th amendment سے پہلے فیڈرل گورنمنٹ کا subject تھا now it is provincial گورنمنٹ subject لیکن بلوچستان میں it is mixture of both تو اِس میں ہم چاہتے ہیں کہ اِس کو uniformity طریقے سے کریں نہ صرف اِس کو اِس کے علاوہ بھی جو Universities کے issues ہیں اُن سب کو uniformity ہے۔ جس طرح باقی پاکستان میں ہو رہا ہے۔ تو I request on your behalf with your sorry اُس پر، آپ کے توسط سے request کرتا ہوں کہ سر! اِس کو جانے دیں۔ مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر: ok تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ تعلیم بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون

نمبر5 مصدرہ2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: میں سلیم احمد کھوسہ وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ2026ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلو بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ2026ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ2026ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ تعلیم بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2026ء (مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: میں سلیم احمد کھوسہ وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ2026ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ2026ء) کو منظور کیا جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان یونیورسٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ2026ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔ hold on please hold on please۔ جی خیر جان بلوچ صاحب۔

جناب خیر جان بلوچ: بسم اللہ الرّحمٰن الرَّحیم ۔ اسپیکر صاحب! مَیں ایک اہم مسئلے کی طرف اسمبلی اور آپکی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ (Basic Education Commission School(NCHD کے ٹیچرز ہیں جن کی تنخواہوں کا مسئلہ ہے۔ یہ ایک زمانے میں وفاقی گورنمنٹ کے under ہوا کرتے تھے۔ بعد میں اُن کو 2021ء میں صوبائی حکومتوں کے حوالے کیا گیا۔ اور اُن سے کہا گیا کہ اِس کے بارے میں آپ خود جو بھی قانون سازی کریں گے اُس کو زیر غور لائیں گے یہ آپ کے صوابدید پر ہے۔ تو اِس میں ان کی جو تنخواہ ہے فی الحال 12 ہزار ہے۔ جبکہ آپ کا Labour Law اور آپ کے بجٹ میں جو منظوری ہوتی ہے اُس میں تمام صوبوں میں 35 سے لیکر 37 ہزار اُن کو

تنخواہیں دی جارہی ہیں۔اور ان بیچاروں کو 12 ہزارروپے تنخواہ دی جارہی ہے۔اور اِن کے مستقبل کے بارے میں کوئی ایسا واضح لائحہ عمل نہیں ہے۔میری گزارش آپ سے یہ ہوگی کہ آپ خیبر پختونخواہ، پنجاب ،سندھ کا جو ماڈل ہے کو آپ دیکھ لیں اُس کے بعد پھر بلوچستان میں آپ محکمہ تعلیم سے جواب لے لیں یا آپ ایک رولنگ دے دیں۔تا کہ ان کا یہ مسئلہ حل ہوجائے۔شکریہ جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: آپ چاہتے ہیں کہ اِن کو محکمہ تعلیم میں ضم کیا جائے؟

جناب خیر جان بلوچ: سر! یہ ایک فیصلہ ہے۔وفاقی حکومت نے اٹھارہویں ترمیم کے بعد اِن کو صوبوں کے حوالے کیا تھا۔

جناب اسپیکر: ok.

جناب خیر جان بلوچ: 2021ء میں پھر 2023ء میں بلوچستان گورنمنٹ نے اُن کو پانچ سال کی مدت کے لیے کنٹریکٹ پر رکھا۔

جناب اسپیکر: ok

جناب خیر جان بلوچ: ڈیڑھ سال بعد اُن کی کنٹریکٹ میعاد پوری ہورہی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب خیر جان بلوچ: اب وہ ملازمین جن کا کنٹریکٹ 2027ء میں مکمل ہوگا۔تو اِس وقت اِن کو جو salary مل رہی ہے وہ بھی 12 ہزارروپے ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا اِس طرح خیر جان صاحب! یہ تو ابھی کنٹریکٹ پر چل رہے ہیں۔

جناب خیر جان بلوچ: جی جی۔

جناب اسپیکر: اب اِس طرح کرتے ہیں کہ سیکرٹری صاحب سے رپورٹ طلب کرتے ہیں اُن کو بلا لیتے ہیں۔

جناب خیر جان بلوچ: آپ سیکرٹری صاحب سے کہہ دیں آپ منسٹر ایجوکیشن سے کہہ دیں اِس سلسلے میں میرے خیال میں سی ایم صاحب کے تین سے زیادہ directive آئے ہوئے ہیں محکمہ ایجوکیشن کے لیے۔

جناب اسپیکر: یہ سیکرٹری ایجوکیشن سے رپورٹ طلب کریں۔خیر جان بلوچ صاحب کے سوالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اُن سے رپورٹ منگوائیں پھر اُس پر دیکھ لیتے ہیں انشاءاللہ جو بھی possibility ہوگی۔

جناب خیر جان بلوچ: سر! مہربانی ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: thank you اصغر رند صاحب۔

محترمہ شاہدہ روف: سر! میں پہلے بھی point of order پر کھڑی ہوئی تھی آپ نے بولا ٹائم دیں گے۔

جناب اسپیکر: میڈم! آپ تشریف رکھیں ہم آپ کی طرف آرہے ہیں۔ میر اصغر آپ بولیں۔

میر محمد اصغر رند (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم issue پر جو ہمارا علاقہ تربت میں بارڈر کے حوالے سے آپ کو پتہ ہے ابھی ایران اور امریکہ کی جنگ کی وجہ سے پورے ملک میں fuel کی قیمتیں زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ چونکہ ہمارے علاقے مکران کے جتنی بھی خوردونوش کی چیزیں یا fuel وہاں ایران سے آرہے تھے۔ وہاں۔۔(مداخلت) پارلیمانی سیکرٹری cabinet میں نہیں ہوتا۔

جناب اسپیکر: وہ cabinet کا حصہ نہیں ہے اِس لیے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جناب والا! جی نہیں۔

جناب اسپیکر: وہ cabinet کا حصہ نہیں اُن کو بولنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جناب والا! وہاں جو حالات ہیں پاکستانی تیل وہاں شروع سے نہیں تھا ابھی جتنے یہ ریٹ بڑھ گئے ہیں۔ وہاں ہمارے بارڈر میں ایک علاقہ ہے ابدوئی پہلے وہاں سے آرہا تھا تحصیل تمپ میں درمیان میں یہ بالکل چینج ہو گیا۔

جناب اسپیکر: order in the house please.

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جی ہاں، درمیان میں یہ point change ہو گیا کسی اور جگہ پر چلا گیا۔ وہ صرف ایک مخصوص لابی کی وجہ سے۔ تو آپ کے توسط سے اعلیٰ حکام سے request ہے کہ ابدوئی وہ بارڈر تھا جو عام لوگوں کی رسائی میں تھا مند، بلیدہ، پنجگور اور گوادر سے بھی قریب پڑتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اسکو دوبارہ بحال کیا جائے۔ بجائے کہ اِن لوگوں نے ایک نیا بارڈر کھولا ہے۔ تو وہاں ایک مخصوص لابی کے لوگ ہیں اُن کے اپنے ٹینکرز اور بڑے bozer ہیں تو میں اپنے بارڈر کا ذکر کر رہا ہوں وہاں جوزامیاد اور پک اَپ والے ہیں۔ تو آپ سے request ہے کہ ابدوئی بارڈر کو دوبارہ بحال کیا جائے وہ کئی دہائیوں سے یہ آرہا تھا۔ ایک تو یہ ہے۔ دوسرا ایک اہم مسئلہ ہے ہوشاپ، آواران والا روڈ۔ یہ این ایچ اے یا ایف ڈبلیو کے پاس ہے یہ شروع سے جناب اسپیکر صاحب! ہمارے تربت کراچی والا روڈ تو یہی ہے۔ تربت اور۔۔۔

جناب اسپیکر: please رحمت صالح صاحب order in the house please

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: تربت اور کراچی والے جتنے بھی ہمارے مکران کے روٹ کراچی ہے ی coastal highway ابھی بن گئی ہے یہ متبادل ہے۔ ابھی آواران سے لے کر کراچی والا portion ہے اُس پر کام ہو رہا ہے جو

درمیان والا آواران اور جاؤ والا ہے۔اُس پر ہوشاپ سے لے کر آواران والا تقریباً 120یا180 کلومیٹر ہے۔اگر اِس پر آپ این ایچ اے یا ایف ڈبلیو والوں کو لکھیں۔اِس سے کم ازکم ہمیں جو coastal highway ہے۔اگر یہ والا روڈ بن جائے کم ازکم پانچ سے چھ گھنٹے کراچی تربت کا راستہ ہوگا۔

جناب اسپیکر: ok

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: ٹینڈر ہو گئے ہیں پیسے آگئے ہیں۔لیکن کام کی رفتار بہت سست ہے آپ سے request ہے۔thank uou

جناب اسپیکر: ok thank you well noted زرین مگسی صاحب۔

نوابزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت،ثقافت،قانون وپارلیمانی امور): جی۔

محترمہ شاہدہ رؤف: اسپیکر صاحب!آپ کے رویے کے خلاف میں واک آؤٹ کرتی ہوں (اس دوران معزز رکن بغیر مائیک کے بولتے رہے)

جناب اسپیکر: زرین مگسی صاحب آپ بولیں،آپ بولیں،زرین مگسی صاحب!آپ بولیں آپ کا مائیک on ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت،ثقافت،قانون وپارلیمانی امور: جی یہ medical emergency response centres کے بارے میں آپ کو تھوڑا سا بتاتا چلوں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر صاحب!ایسا نہیں کرنا چاہیے میرے خیال میں سب سے پہلے شاہدہ رؤف صاحبہ نے آپ سے request کی تھی اور آپ سے فلور مانگ رہی تھی تو آپ کو اس کو موقع دینا چاہیے تھا۔

جناب اسپیکر: آپ کے مشورے کا بہت بہت شکریہ آپ تشریف رکھیں please جی continue please جی thank you آپ تشریف رکھیں پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت،ثقافت،قانون وپارلیمانی امور: ایک منٹ میں مَیں نے بھی last time کہا تھا miss ہو گیا no big deal کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔

جناب اسپیکر: آپ بولیں آپ کا مائیک on ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت،ثقافت،قانون وپارلیمانی امور: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ۔جی ٹھیک ہے۔۔جی thank you

محترمہ فرح عظیم شاہ: زرین صاحب!آپ کی بات درست ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ خواتین کی عزت کرنی چاہیے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت،ثقافت،قانون وپارلیمانی امور: جی ٹھیک ہے جی thank you

جناب اسپیکر: Thank you very much بولیں زرین مگسی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: میں یہ کہنا چاہ رہا تھا جی medical emergency response centres کے حوالے سے N25 کا کام تیزی سے چل رہا ہے۔ اور میں شکر گزار ہوں فیڈرل گورنمنٹ کا۔ اور جو منسلک ادارے ہیں جو کام کر رہے ہیں اُدھر but ایک چیز میں add کرنا چاہ رہا تھا جی جو ہمارے emergency response centres ہیں اچھا میرا آنا جانا بھی ہے۔ کیونکہ میرا حلقہ حب اور لسبیلہ بھی ہے۔ اور ہمارے ایم این اے جام صاحب کا علاقہ ہے۔ تو اُدھر میں اکثر رُکتا ہوں اور اُن سے pulse اور feedback میں لیتا ہوں کہ کن چیزوں کی ضرورت ہے اور کیا what need to be strengthen and beef up تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر چیف منسٹر صاحب honorable leader of the house ہیں اور شعیب جان بھی ہیں جو ہمارے کچھ equipment کے حوالے سے کچھ strengthen اور strengthening اور beef up اور ambulances یا ٹراما سینٹر ہو یہ دو تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ میں ابھی آپ کو statics بتا تا چلوں پچھلے پانچ سالوں میں جی۔۔۔

جناب اسپیکر: minister for finance please آپ سن رہے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے سنیں وہ آپ سے ہی متعلق کچھ کہہ رہے ہیں جی۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: جی جی تو اِدھر کے جو accidents ہیں پچھلے پانچ سالوں کے جی آپ کو تھوڑا سا data بتاؤں جی تو۔۔۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! کورام پورا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: کیا چیز؟ جی continue please واشک در پدر آپ کدھر جا رہے ہیں؟ جی سیکرٹری صاحب گن لیں۔ 14 بندے ہیں کورام پورا کریں treasury benches کورم پورا کریں، گھنٹیاں بجائی جائیں کورم پورا کرنے کے لیے۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب محترمہ شاہدہ رؤف صاحبہ کو بلا لیں۔ وہ واک آؤٹ کر گئی ہیں۔

جناب اسپیکر: ان کو اگر بلا بھی لیں تو کورم پورا نہیں ہوگا۔ کوشش کریں، کوشش کریں۔ گھنٹیاں بجائی جائیں کورم پورا کرنے کے لیے۔۔۔

میر اسد اللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! آپ اسطرح ناں کریں محترمہ شاہدہ رؤف کے لیے کسی کو بھجوا دیں۔

جناب اسپیکر: سر! گزارش آپ سے یہ ہے کہ سارے آنریبل ممبرز کی پرچیاں آئی ہیں۔ میں اس پرچی کے تھرو

سب کو موقع دے رہا ہوں ان کی نہ پرچی آئی ہے ناں انہوں نے اپنا۔ کیسے درمیان میں وہ کھڑی ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ آپ مجھے بولنے دیں۔ please مہربانی جی گنتی کریں کورم پورا ہو گیا۔ کورم پورا ہے زرین مگسی صاحب continue please

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: جی کہنا یہ تھا جو اگر آپ کو میں data دوں۔ تو جدھر TRO پر لسبیلہ، وندر، حب اس پر تقریباً ایسے سمجھیں۔ 13 یا 14 ہزار accidents ہوئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ لسبیلہ میں جو سینٹر ہے ہمارا emergency response center 4159 ٹھیک ہے 9941 accidents ہوئے ہیں جی جو number of injured ہیں وہ کچھ 1817 ہزار لوگ ہیں۔ پانچ سال کا data آپ کو بتا رہا ہوں۔ number of death جی پانچ سال میں 245 ٹھیک ہے number of OPDs کوئی 6 ہزار plus ہیں کہنے کا مقصد یہ ہے جی اور کافی لوگ اکثر یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی treatment ملتی ہے ہمارے emergency response center پر مگر وہ پوری نہیں ہو پاتی۔ یا کوئی کمی بیشی ہے تو ان کو ریفر کیا جاتا ہے کراچی۔ اب راستے میں کافی لوگ اپنی جان دے دیتے ہیں because of proper treatment نہیں ہے یا equipment نہیں ہے یا وہ strength نہیں ہے۔ وہ جو ہمارا emergency response Center ہیں تو کہنے کا مقصد یہ ہے please یہ ان کو میں honorable leader of the house موجود نہیں ہیں یہاں شعیب جان ہیں۔ ان کے ساتھ میں بیٹھتا ہوں ان کو تھوڑا سا strengthen کیا جائے before یہاں trauma Center بنایا جائے کوئی additional لوگ ہوں اور ambulances اور equipment والی ambulances جو بڑے oxygen والی ہوں۔ ایک last چیز۔ ہمارے جو employees ہیں جو ان کا بڑا ایک مسئلہ تھا کہ پچھلے چھ سات سال سے کام کر رہے ہیں دوسرے صوبوں میں یہ جو ادارہ ہے جی یہ regularise ہو گئے they become permanent اپنے employees۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ essentials services میں شامل ہوتا ہے تو یہ ہو کہ ہمارے لوگ کہیں دوسرے صوبے میں چلے جائیں یا باہر ملک چلے جائیں جو اکثر بلوچستان میں ہوتا ہے۔ اور پاکستان میں۔ تو جی essentials services یہ کہ جی شعیب جان دیکھیں! اور ان پر تھوڑی سی نظر ثانی کریں اور ہاتھ رکھیں اگر ہو سکے ان کو regularize کر لیں جی thank you

جناب اسپیکر: minister for finance please آپ اُس کو تھوڑا سا reply کریں۔

میر شعیب احمد نوشیروانی (وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ): شکریہ سر! ابھی نوابزادہ صاحب سے میری

اس سلسلے میں بات ہوئی۔تو اس پر چونکہ بعض معاملات چیف ایگزیکٹو صاحب سے related ہیں تو ان کے ساتھ discuss کر لیں گے۔

جناب اسپیکر: ok

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: یہ emergency related جو انہوں ذکر کیا response کا۔تو یہ بے حد جو ہماری hightways پر جو ٹریفک کی صورتحال ہے اور جس طرح کے ایکسیڈنٹ ہو رہے ہیں۔تو اس کو زیادہ strengthen کرنا۔ بالکل میں اس کے ساتھ agree کرتا ہوں تو انشاء اللہ اس پر بیٹھ کر بات کریں گے۔سی ایم صاحب سے discuss کرتے ہیں اور اس کو فوراً Include کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: done

جناب اسپیکر: thank you محترمہ فرح عظیم شاہ صاحبہ۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بہت شکریہ جناب اسپیکر! اور یہاں میں ایک اور بھی issues پر ضرور آپ کی توجہ دلانا چاہوں گی۔ایک تو یہ quality of this agenda اس کو دیکھ لیں کیونکہ اسکی printing quality بالکل ٹھیک نہیں ہے۔اور دوسرا جناب اسپیکر! جب چیف منسٹر یہاں موجود ہوتے ہیں تو سارے ممبرز آجاتے ہیں اور جب چیف منسٹر نہیں ہوتے تو ممبرز کا اتنا interest نہیں ہوتا اسمبلی کے session میں۔اس کو بھی ضرور دیکھیں جناب اسپیکر! بلوچستان میں ایک بہت اہم مسئلہ ہے جس کی میں اس ایوان کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں۔اور آپ بھی اگر اس حوالے سے رولنگ دیں گے تو بہت اچھا ہوگا۔جعلی ادویات، جناب اسپیکر! یہ جعلی ادویات کی وجہ سے کینسر کا، اور جو باقی موذی امراض ہیں وہ تیزی سے پھیل رہے ہیں اور اس کے ساتھ بلکہ مختلف Hospitals میں یہ دیکھ رہی ہوں کہ انہی جعلی ادویات کی وجہ سے کوئی patient اگر جاتا ہے اور اچھی condition میں ہوتا ہے اور دو دن وہاں admit ہوتا ہے اور ان ادویات کے استعمال سے ان کی موت واقع ہو رہی ہے۔میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور اگر ہم کسی سر درد کی دوائی استعمال کرتے ہیں یا کسی انٹرنیشنل کمپنی کی یا باہر سے ہم وہی ادویات لے کے آتے ہیں۔اور اگر ہم وہ استعمال کریں تو اس کا اثر بڑی تیزی سے ہوتا ہے اور وہی نام کی اگر ہم ادویات یہاں پاکستان میں استعمال کریں اور یہاں کی جو companies کی made دوائیاں ہیں اگر وہ ہم استعمال کریں تو واضح فرق ہم سب کے سامنے ہے اور جو ماہرین ہیں ان کی ریسرچ کے مطابق بھی کینسر کا مرض اور بھی جو موذی مرض ہیں وہ تیزی سے پھیل رہے ہیں۔انہی جعلی ادویات کی وجہ سے اور جو مضر صحت کھانا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ آج آپ کو اس حوالے سے ضرور رولنگ دینی چاہیے کیونکہ بلوچستان میں اسپیشلی جعلی ادویات کا بہت بڑا مسئلہ ہے بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you very much یہ تو منسٹر ہیلتھ he is not around رپورٹ لے لیتے ہیں ان سے تقریباً ان کی speech کی روشنی میں ذرا سیکرٹری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے رپورٹ منگوائیں جی hold on one by one مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب ok ok محترمہ آپ بولیں please۔

محترمہ شاہدہ رؤف: بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں اس ایوان کی توجہ انتہائی اہم اور سنگین مسئلے کی طرف دلوانا چاہتی ہوں۔ آپ سب کے knowledge میں ہوگا کہ تین دن پہلے سوئی سدرن گیس کمپنی والوں نے ایک نیا شیڈول گیس کی لوڈ شیڈنگ کا جاری کیا ہے جو کہ بلوچستان صوبے کے لیے بالکل بھی نا قابل قبول ہے۔ سر! جہاں تک انہوں نے timings رکھی ہیں آپکے آپنے knowledge میں بھی ہوگا صبح چھ سے 10 بجے تک، دوپہر 12 سے سہ پہر 3 بجے تک ہے اور اُس کے بعد شام کو چھ سے رات 10 بجے تک۔ یہ ان کا اپنا جاری کردہ شیڈول ہے اگر آپ اس وقت صرف Quetta city کا سروے کروالیں تو آپ خود دیکھیں گے کہ یہ سوئی سدرن گیس کمپنی والے اس شیڈول کو بھی follow نہیں کر رہے ہیں۔ اگر گیس کے جانے کا ٹائم 10 بجے ہے۔ تو صبح سوا نو بجے گیس بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ اگر چھ بجے آنے کا ٹائم ہے۔ تو چھ سے سات بجے صرف آرہی ہوتی ہے۔ اس کے اندر گیس کا کوئی نام ونشان نہیں ہے سب سے زیادہ effective اس شیڈول سے ہماری خواتین جنکو کھانا پکانا ہوتا ہے گھریلو کام سرانجام دینے ہوتے ہیں آپ یقین مانیں کہ یہ ایک ذہنی اذیت اور کوفت کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر انہوں نے یہ شیڈول جاری کیا ہے اگر یہ اس کو follow بھی کر رہے ہوتے ہیں ہم تب بھی ان کا ساتھ دینے کو تیار تھے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ اپنے ہی جاری کردہ شیڈول کو follow نہیں کر پا رہے ہیں۔ میری آپ سے request ہے کہ آپ صرف میں بلوچستان کی بات نہیں کر رہی ہوں میں صرف Quetta city کی بات کر رہی ہوں آپ Quetta city کا اگر سروے کروالیں۔ اور آپ خود یہ دیکھ لیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ کس قدر crisis سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں پہلے صرف بجلی کی لوڈ شیڈنگ تھی لائٹ چلی گئی لائٹ آ گئی صرف یہی ہو رہا تھا آج کل صوبہ میں جہاں گیس available ہے وہاں گیس نہیں ہے یعنی ہمیں وہ جو basic necessities ہیں جو بنیادی ضروریات ہیں اُس سے بھی یہ گورنمنٹ پہلو تہی کر رہی ہے۔ تو میری آپ سے request ہے kindly اس کو serious لے لیں۔ یہ ہمیں ذہنی کوفت اور ذہنی اذیت میں مبتلا کر رہی ہے اور یہ صرف میرا آپ کا مسئلہ نہیں ہے یہ سب کا مسئلہ ہے۔ ان سب کو بلائیں اور ان کو table پر بٹھائیں اور اس کا کوئی حل نکالیں تا کہ لوگوں کو تھوڑا سا ذہنی سکون میسر آ سکے۔

جناب اسپیکر: وہ جو شیڈول انہوں نے دے دیا ہے۔ اگر اُس کو follow کیا جائے تو وہ ٹھیک ہے۔

محترمہ شاہدہ رؤف: سر! وہ follow اس لیے نہیں کیا جا رہا ہے کہ وہ تو جو timings دی ہوئی ہیں وہ خود اس

کو follow نہیں کر رہے میں آپ سے بار بار یہی کہہ رہی ہوں۔ کہ اب اگر آپ اس کا سروے بھی کرالیں اور آپ کو ہر علاقہ والا یہ بتا دے کہ میرے اس علاقے میں چھ بجے گیس آ رہی ہے اور 10 بجے جا رہی ہے تو اُس کے بعد آپ بے شک مجھے پکڑ لیں کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں آپ یقین کریں۔

جناب اسپیکر: اللہ نہ کرے۔

محترمہ شاہدہ رؤف: آپ یقین کریں کہ چھ سے 10 بجے تک کا بھی ٹائم follow نہیں کیا جاتا۔

جناب اسپیکر: اللہ نہ کرے۔ آپ member of the honorable house ہیں آپ جھوٹ کیسی بول سکتی ہیں مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب کو ذرا بولنے کا موقع دیتا ہوں۔ جی مولوی صاحب! آپ ذرا یہ بتائیں کہ وہ جو پچھلی دفعہ جب یہ شراب خانوں کے لائسنس جاری ہونے کی بات آئی تھی۔ اُس پر ہم نے رپورٹ منگوائی تھی پھر وہ رپورٹ ہم نے table بھی کردی تھی۔ اُس پر آپ نے کیا کیا آپ نے اس وقت کچھ بھی idea نہیں دیا کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں کیسا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اُس قانون کے تحت بھی عمل۔ اس قانون پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ یہ جو شراب خانے ہیں رولز میں تو لکھا ہے یہ رپورٹ تو آئی تھی ویسے۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ رپورٹ تو آئی تھی ویسے۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: رپورٹ تو آئی تھی۔

جناب اسپیکر: وہ آپ کی نظر سے گزری ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی ہاں بالکل گزری ہے اس میں جو شراب خانوں کے اجرا کا طریقہ کار ہے اور وہ شراب خانے کے اندر جو طریقہ کار موجود ہے دیکھیں! سوال یہ ہے کہ اس کے خلاف کو کارروائی بنتی ہے کہ اگر کوئی میرا مسلمان اس قانون کے تحت کسی مسلم کو، تو نہیں دے سکتے۔

جناب اسپیکر: سر! آپ یہ بتائیں چھوڑیں مسلمانی کو۔ وہ اپنی جگہ پر ہیں۔ یہ بتائیں کہ اُس پر کیا کیا جائے وہ جو آپ کے ہاں شراب خانے کھلے ہوئے ہیں اور اُس سے غیر مسلم کو یہ لائسنس دیا جاتا ہے اور غیر مسلموں کی جگہ پر اس کو مسلم چلا رہے ہیں اور اُن کے جو purchase کرتے ہیں وہ بھی۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: دو باتیں ایک تو کہ مسلم چلا رہے ہیں دوسرا یہ کہ یہ مسلم کو دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: بیچ رہے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ دونوں آیا یہ شراب خانہ مسلم کے لیے بنائے گئے ہیں یا غیر مسلم کے لیے۔

جناب اسپیکر: کیا کیا جائے اس کا تو اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔اس کے علاوہ کہ شراب خانے کے جتنے بھی لائسنس ہیں اُن کو کینسل کیا جائے اور شراب خانوں کو بند کیا جائے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: پورے بلوچستان میں، میں تو کہہ رہا ہوں اگر یہ پورا مسلم اکثریتی علاقہ ہے۔تمام اکثریت 99 فیصد مسلمان ہیں قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔اگر میرے بچے اسی قانون کے تحت۔تو ہم سب قرآن کو تبدیل تو نہیں کر سکتے۔تو پورے بلوچستان کے شراب خانوں کے لائسنسز کو کینسل کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر: یہ دوبارہ ایکسائز والوں سے اس کی رپورٹ منگوائیں کہ خاص کر گوادر اور خضدار کے حوالے سے کہ وہاں کتنے شراب خانے اور کس کو لائسنس دیئے گئے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اب تو ہندو کمیونٹی مذہب کے نام پر ہندو کمیونٹی کے جتنے مذاہب ہیں آسمانی سب میں شراب حرام ہے اور یہ کس نے کیا ہے۔اور ہندو ایسا مذہب ہے معصوم کش میں تو چالیاں کھانا منع ہے شراب اپنی جگہ۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا کیا اِس پر رولنگ تو دے دی۔جو شراب خانے ہیں ماشاءاللہ محمد خان لہڑی صاحب نہیں ہیں۔ان کے دور میں شراب خانے بڑھ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ نہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اسپیکر صاحب! ماشاءاللہ سے مگر یہ ہم پر بہت بڑا ظلم ہے ہم مسلمان ہیں۔

جناب اسپیکر: مَیں 100% آپ سے اتفاق کرتا ہوں اور مَیں آپ کے ساتھ ہوں اِس مسئلے میں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: آپ میری رہنمائی کریں کہ اِس کے علاہ ہمارے پاس کیا ہے۔کہ اُن کے لائسنس کینسل کیسے جائیں اور وہاں جو شراب خانے کھلے ہیں اُن کو بند کیا جائے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی۔

جناب اسپیکر: اِس کے علاوہ آپ کی نظر میں کیا حل ہوسکتا ہے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: حل تو یہی ہے ہم کہیں گے بھئی وہاں اُن کا قانون ہے۔اُس میں ہندو کا ایک کوٹہ ہے ہر اقلیت کو بھی کوٹہ ملتا ہے اِس کوٹے سے زیادہ نہیں دے سکتے اگر شراب زیادہ ہے اقلیت کم ہیں تو شراب بند کردیں۔

جناب اسپیکر: سر! یہ تو کتابوں کی حد تک تو بالکل آپ کی باتیں درست ہیں۔لیکن یہ ایک practically on ground یہ کیسے چیک ہوگا کہ کس کو بیچ رہا ہے کس کو نہیں بیچ رہا؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: دیکھیں اس میں ہر شراب خانے پر ایک رجسٹر ہے۔

جناب اسپیکر: سر! وہ نہیں کرتا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: شراب لینے والے کی ایک تصویر ہے۔۔۔(مداخلت)

جناب اسپیکر: آپ نے پنجابی کی مثال سنی ہےSorry for that میں معذرت سب کے ساتھ وہ کہتی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہاں

جناب اسپیکر: آپ کو سمجھ آئی ہے؟ تو جو آپس میں ملے جلے ہوں گے پھر اس چیز پر عملدر آمد کرانا بڑا مشکل کام ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سَر! اِس کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب اسپیکر: میرے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کیے جائیں۔(بحکم جناب اسپیکر! غیر پارلیمانی الفاظ XX XXXX XXX XXX کارروائی سے حذف کیے گئے)۔جی مولوی صاحب! continue کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا میں بات کو ختم کروں جناب اسپیکر! ایک بات تو یہ کہ یکم مارچ سے جو ہمارا تعلیمی سیشن شروع ہوتا ہے جو درسی کُتب ہیں اب تک ہمارے بلوچستان کے تعلیمی اِداروں تک نہیں پہنچیں، یہ ظلم نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

جناب اسپیکر: یہ تو بڑا شور شرابہ تھا کہ پہنچادی گئی ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بلوچستان اسمبلی کے جتنے ممبر ہیں ان میں سے کتنے کے بچے سرکاری سکولوں میں پڑھتے ہیں، جتنے ہیں؟ میرا بچہ اب میرے گاؤں کے گورنمنٹ ہائی سکول میں پڑھتا ہے۔ میں نے اپنے بیٹے سے پوچھا گاؤں کے سرکاری اسکول میں میرا بیٹا پڑھتا ہے میں بلوچستان اسمبلی کا ممبر ہوں میرے گاؤں کے گورنمنٹ ہائی سکول میں میرا بیٹا پڑھتا ہے۔ میں نے اپنے بیٹے سے رپورٹ لی ڈیڑھ مہینے تک درسی کتب وہاں نہیں تھیں جبکہ ایم پی اے میں اپنی مثال دے رہا ہوں کہ درسی کتب بلوچستان میں سوا سال گزر چکے ہیں نہیں ہیں یہ جو پوری میں بیوروکریسی پر آتا ہوں یہ جو پوری بیوروکریسی کا نظام بنایا ہے یہ درسی کتب چھپتی کب ہیں؟ کون کس کی ذمہ داری ہے؟ یہ کون کرتا ہے کہ ڈیڑھ سال سے جو کتاب چھپائی کر رہے ہیں اُن کے بیٹے بھی سرکاری سکول میں نہیں ہیں۔ جو کتب بناتے ہیں اُن کے بچے بھی سرکاری۔ ان کو کیا تکلیف ہے ظالموں کو کہ غریب کے بچوں کی تعلیم اور وقت ضائع ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب یہ سوشل میڈیا پر بڑا چرچا ہو رہا ہے سارے سکولوں میں کتابیں پہنچادی گئی ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بالکل جھوٹ ہے۔ میں اپنے سکول کا بتاؤں اپنے ڈسٹرکٹ کا بتاؤں میرے ڈسٹرکٹ میں خود ایجوکیشن دفتر گیا تھا کسی ضلع میں 10 اپریل کو پہنچی کسی میں 12 اپریل کو پہنچی۔ میرے ڈسٹرکٹ کے سکولوں میں

اب تک نہیں پہنچیں بلوچستان تو کُجا۔ سوال یہ ہے اسپیکر صاحب ! اُن سے پوچھ لیں جن کی کتب سکولوں میں پہنچانا انکی ذمہ داری ہے۔ اسکول کھلنے سے پہلے کتب وہاں پہنچنی چاہئیں۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ بچے سکول کیوں جاتے ہیں کیا پھنکے دیکھنے جاتے ہیں بلڈنگ دیکھنے جاتے ہیں؟ جب کتب ہی نہیں ہیں۔ کروڑوں اربوں روپے ہم کتابوں کی چھپائی پر خرچ کرتے ہیں۔ اور اربوں روپے خرچ کر لیتے ہیں کتابیں اسکول تک پہنچتیں کیوں؟ تو آپ اِس پر ایک رپورٹ لے لیں۔

جناب اسپیکر: بالکل بالکل۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! دوسری بات یہ ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب کے question کی روشنی میں سیکرٹری ایجوکیشن سے یہ رپورٹ منگوائی جائے کہ وہاں گوادر ڈسٹرکٹ میں ابھی تک اُن کی کتب ابھی تک سکولوں میں نہیں پہنچیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! کہ اس اسمبلی کے بارے ایک تو بات یہ ہے۔

جناب اسپیکر: not only but گوادر باقی اضلاع میں بھی ممبر صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کہیں پر بھی نہیں پہنچی ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: پورے بلوچستان میں سب کو دینگے۔

جناب اسپیکر: کہتے ہیں پورے بلوچستان میں نہیں پہنچی ہیں لیکن اُن کا چرچا ہو رہا ہے کہ ہم نے پہنچا دیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: کتب نہیں پہنچی ہیں۔ اچھا دوسری بات یہ جناب اسپیکر! NESPAK نے بلڈنگ کے۔ اِس بلڈنگ کے بارے میں رپورٹ میں نے سنا ہے آپ کے پاس جمع ہوئی ہے۔ میری تجویز ہے کہ NESPAK کے اس بلڈنگ کے بارے میں جو رپورٹ آئی ہے اِسکی کاپی سب کو دی جائے کہ NESPAK نے اس بلڈنگ کے بارے میں کیا رپورٹ دی ہے؟

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! ٹھیک ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: صحیح ہے۔

جناب اسپیکر: done ہے done

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مَیں نے کہا یہ سب کو اگر مل جائیں تو پتہ چل جائے اُن سے کیا کہتے ہیں اِسی حوالے سے مَیں اپنا لائحہ عمل بنائے گے اپنی تجویز دینگے۔

جناب اسپیکر: رپورٹ میری معلومات کے مطابق Not in favor of the government۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی میرے خیال ہے کہ سب کو کاپی اِس کی مل جائے تا کہ اِس حوالے سے ہم اپنا لائحہ عمل بھی بنائیں اور تجویز بھی دے دیں۔تا کہ قوم اگر مجھے خطرہ ہے کہ ہم پر گرتا ہے تو اس کی ہم لائحہ عمل بنادیں۔

جناب اسپیکر: سر! ان کی رپورٹ مولوی صاحب! ہمارے پاس نہیں آئی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی۔

جناب اسپیکر: تو وہ NESPAK کی ہمیں رپورٹ نہیں دینی تھی۔اور سی این ڈبلیو ان دونوں کو یہ ٹاسک دیا گیا تھا لیکن میری معلومات کے مطابق سیکرٹری سی این ڈبلیو کے پاس اُس کی رپورٹ آچکی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مگر آپ اُن کو آرڈر جاری کریں تا کہ صوبے کے ممبران کو رپورٹ مل جائے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے done ہو گیا ہے۔جی تشریف رکھیں مہربانی کر کے Please one by one! one by one اسد بلوچ صاحب one by one! one by one اسد بلوچ please

میر اسد اللہ بلوچ: thank you. میں مولوی صاحب کو جس بات کا اُنہوں نے اظہار کیا اِسی پر میں بات کرنا چاہتا ہوں بلوچستان جب 70 کی دہائی میں صوبہ بنا۔اُس وقت یہاں صوبائی اسمبلی کی کوئی بلڈنگ نہیں تھی اِس کے اجلاس کہیں دوسری جگہ پر ہو رہے تھے۔بعد میں متفقہ طور پر اُس وقت جو شخصیت تھیں ہمارے لیے وہ قابل احترام آج بھی ہیں۔اُن میں غوث بخش بزنجو، نواب اکبر خان بگٹی، نواب خیر بخش مری، سردار عطا اللہ مینگل، گل خان نصیر اُنہوں نے مل بیٹھ کر کہ اگر بلوچستان میں کوئی بلڈنگ ہم بنائیں گے۔تو اُس کا ڈیزائن کیا ہونا چاہیے۔تو اِس پر اتفاق ہوا کہ بلوچ اور پشتون کلچر کے اُس frame کے دائرے میں رہتے ہوئے اِس بلڈنگ کو ڈیزائن کیا گیا۔جو ہم بلوچی میں گدان بولتے ہیں پشتون بھی اِس چیز کو اِسی بنیاد پر بولتے ہیں۔تاریخ جو ورثے ہیں جناب اسپیکر صاحب! دُنیا میں بہت اُنکا خیال رکھا جاتا ہے۔میں ترکی گیا جتنی بھی 200 سال پرانی بلڈنگ تھی اُنہوں نے اُس پر لائبریری بنائی۔انہوں نے مختلف جگہیں بنائی ہیں۔tourism کے حوالے سے لوگ آتے ہیں وہ تاریخ کو زندہ رکھتے ہیں جو قومیں تاریخ کو زندہ رکھتی ہیں وہ ہمیشہ اَمر ہوتی ہیں۔ابھی اِس بلڈنگ پر اگر 15 ارب روپے خرچ ہوتے ہیں یہ 15 ارب روپے ہیلتھ پر خرچ کریں عوامی endowment fund کو دے دیں جہاں سے کینسر کے مریض تڑپ تڑپ کر مر رہے ہیں۔ہماری صوبے کو اِس کی ضرورت ہے۔ہمارے 35 لاکھ اسٹوڈنٹ جو اسکولز میں اُس وقت نہیں ہے ان بچوں کے لیے یا 15 ارب روپے رکھے جائیں تا کہ وہ جدید دُنیا کے تقاضوں کو پورا کر کے اِسی لائن پر آئیں۔ہمارے ہیلتھ کا نظام ہماری ایگری کلچر کا نظام جو دقیانوسی سلسلہ شروع ہوا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا صوبہ اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ

rich صوبہ ہے لیکن جو وسائل بہت کم وہاں سے آتے ہیں۔ ہمیں ملتے ہیں آج اِس وقت ضرورت یہ ہے کہ یہ 15 ارب روپے ہم یہاں خرچ کر کے کوئی kickback لے کر یہ 15 ارب نہیں۔ یہ پھر 60، 70 ارب پر جا کے پہنچ جائیں گے اور NESPAK نے اپنی رپورٹ جناب دی ہے اِس کی کاپی ہم نے اپنی ایک پر جگہ دیکھی ہے اُنہوں نے کہا کہ یہ بلڈنگ 50 سال تک مزید اس کو کچھ پرواہ نہیں ہے اِس کی چھت نہیں گرتی ہے اُس زمانے میں ایمانداری بھی تھی جو سریا اور مٹیریل صحیح استعمال ہوا۔ اگر اس پر ایک ارب روپے جناب اسپیکر صاحب! چائنا کی کمپنی کو آپ دے دیں۔ یہ پاکستان کی سب سے بہتر اور اچھی بلڈنگ ہوگی۔ میں اپنی پارٹی کی جانب سے کہ ایسی فضول خرچی اپنے kickback کی خاطر اپنی کمیشن کی خاطر اگر کوئی آکر اتنا بڑا میگا پروجیکٹ کھڑا کرنا چاہتا ہے بلوچستان نیشنل عوامی پارٹی اِس کو دیانت نہیں سمجھتی ہے ایمانداری نہیں سمجھتی ہے۔ اِس صوبے کے ساتھ اِنتہائی زیادتی ہو رہی ہے اس زیادتی کو روکنے کے لیے آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ جناب آپ اس کو روک لیں یہ بہت غلط قدم اُٹھا رہے ہیں اس کو آپ روکیں ورنا تاریخ آپکو معاف نہیں کرے گی۔

جناب اسپیکر: اصل میں ایک چیز اسد بلوچ صاحب میں آپ کے گوش گزار کر دوں۔ پیسہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا پیسہ ہے صوبے کا پیسہ اِس پر خرچ نہیں ہو رہا ہے لیکن آپ کی اِس بات کی بھی میں تائید کرتا ہوں کہ شاید وہ اس amount کے ساتھ complete نہ ہو، وہ پھر صوبے کو مزید اِس کے اندر مزید خرچے اور بھی کرنے پڑیں۔ تو یہ ایک possibility ہے جس کا مَیں آپ کے ساتھ صرف share کرنا چاہ رہا ہوں۔ جی اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! ہمارے کچھ دوست یہاں نئے آئے ہیں اِن سے request ہے کہ یہ جو کیبنٹ کے مسئلے مسائل ہیں گورنمنٹ کے یہ کیبنٹ میں حل کریں پارلیمانی سیکرٹری اُٹھتا ہے وزیر سوال کرتا ہے وزیر پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دیتا ہے خُدارا اِس کو پڑھیں قانون کو پڑھیں، رُولز کو پڑھیں پھر اسمبلی میں آئیں۔ مطلب یہ فورم اپوزیشن کا ہونا چاہیے۔ جو نہ آپ کے cabinet میں بیٹھ سکتے ہیں۔ سی ایم صاحب کے پاس ہم جاتے ہیں وزراء کے پاس ہم جاتے ہیں یہ جو cabinet کے issues ہیں کم از کم یہ اپنے cabinet میں وہاں اُٹھائیں پارلیمانی سیکرٹری وزیر سوال کر رہا ہے اور وزیر کو جواب دے رہا ہے اور ہم اُن کو دیکھ رہے ہیں کہ بھئی یہ کیا ہو رہا ہے جناب اسپیکر صاحب! تھوڑا سا۔

جناب اسپیکر: تو آپ کہتے ہیں کہ اُن کو نہیں بولنا چاہیے؟

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! وہ cabinet میں بات کریں گورنمنٹ کا حصہ ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں he is not member of the cabinet

جناب اصغر علی ترین: sir cabinet کے ممبر نہیں گورنمنٹ کا حصہ تو ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری تو ہے۔

جناب اسپیکر: پارلیمانی سیکرٹری ہے۔لیکن cabinet کا issue ہے لیکن وہ cabinet کا ممبر نہیں ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! اِس میں 80% لوگ cabinet کا حصہ ہیں۔

جناب اسپیکر: ویسے رُولز کے مطابق پارلیمانی سیکرٹری اسمبلی کے اندر بول سکتا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! وہ بولیں لیکن اپنی حکومت کے ساتھ اُدھری آفس میں جا کر بات کریں ایک تو ٹائم بڑا کم ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کی تجویز اچھی ہے۔اگر وہ اِس پر عمل کریں تو اچھی بات ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! ہم اِن کو وہ نہیں کر رہے ہیں ہم کہہ رہے ہیں تھوڑا سا ٹائم کا بھی خیال کریں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک،ٹھیک۔

جناب اصغر علی ترین: دوسرا جناب اسپیکر صاحب! یہاں ہمارے ممبرز صاحبان ہیں گیس کے حوالے سے بڑی اچھی ایک بات رکھی۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ فارمولا اِنہوں نے اِسلام آباد میں بیٹھ کر بند کمروں میں بنایا ہے۔کہ 6 سے 10 اور پھر 12 سے 3 اور پھر 8 سے 10 یہ جناب اسپیکر صاحب! یہ گیس کی جو ٹائمنگ دی ہے یہ applicable ہے پنجاب،سندھ، کے پی کے کیلئے۔بلوچستان کیلئے نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! اَب یہ جو یہ ٹائم 3 ,2 گھنٹے کے دیتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! جہاں سے یہ گیس۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ تو فیڈرل گورنمنٹ نے بنایا ہے تو سب پر لاگوں ہوگا۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! نہیں میں اُس پوائنٹ پر آ رہا ہوں۔تھوڑے سے حالات اور صوبوں کو دیکھ کر بنائیں۔اَب وہاں capacity زیادہ ہے وہاں وہ use زیادہ ہے پنجاب میں،سندھ میں اُس کی use زیادہ ہے کے پی میں زیادہ ہے بلوچستان میں نہیں ہے اور آج بھی بلوچستان میں وہ اِضلاع موجود ہیں جہاں سخت ٹھنڈ ہو رہی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کا مطلب ہے کہ یہاں اس کا commercial use کم ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جی جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: اچھا۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! اور دوسرا ایک پوائنٹ نوٹ کرنے کیلئے آپ دیکھیں جناب اسپیکر صاحب! جہاں

مین لائن سے گیس کو بند کیا جاتا ہے اور جب کھولا جاتا ہے تو دو ڈھائی، تین گھنٹے کا ٹائم ہے وہ گیس starting point سے لیکر جب ending point تک آتی ہے اِتنے میں آپ کا ٹائم ختم ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے تو ایک گھنٹہ ہوا کا پریشر آتا ہے اُس میں گیس ہوتی نہیں ہے اور اُس کے بعد جب گیس آتی ہے تو اُس کے بعد ٹائم آپ کا ختم ہو جاتا ہے یہ کتنے ڈسٹرکوں کو گیس provide کرتا ہے؟ ایک کوئٹہ ہے ایک پشین ہے اور کتنے ڈسٹرکٹس ہیں ہمارے بڑے چند مخصوص ڈسٹرکٹس ہیں جہاں گیس ہے جناب اسپیکر صاحب! ہر ڈسٹرکٹ میں تو یہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: یہ بھی ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! پنجاب کے ہر یونین کونسل میں گیس ہے سندھ کے ہر یونین کونسل میں گیس ہے KPK میں ہر یونین کونسل میں تقریباً گیس ہے۔ بلوچستان میں چند اضلاع میں ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! تو جب بھی مرکز پالیسی بناتی ہے بلکہ مل کر بلوچستان کے dynamics ابھی ہمارے لوگ بڑے پریشان ہیں یہاں لکڑی تو ہے نہیں۔ جنگلات تو ہیں نہیں، LPG کی صورتحال تو آپکو معلوم ہے ایک قسم کا دو گھنٹے ہیں تین گھنٹے نہیں ہے دو گھنٹے ہے پر تین گھنٹے نہیں ہے اوا سکا جو پریشر زاُن سے کم آتا ہے پہلے وہ ہوا آتی ہے ہوا کے بعد جناب اسپیکر صاحب! request یہ ہے کہ آپ کے یہ جو گیس کے جی یم ہے ایم ڈی ہے اُن کو طلب کریں اُنسے یہ کہیں کہ یہ فارمولا پورے پاکستان کیلئے بلوچستان کے حالات اُن سے مختلف ہیں۔ بالخصوص چند اضلاع بلوچستان کے ہے تو کم از کم اُس کو اس سے مُستثنیٰ کیا جائے اور گیس provide کی جائیں۔ اَب ایک نیا پہلے ہم بجلی کیلئے رُو رہے تھے کہ بھئی بجلی نہیں ہے گرمیوں میں اَب تو گیس کی بھی لوڈ شیڈنگ ہے اللہ خیر کرے آگے پتہ نہیں پیٹرول کی لوڈ شیڈنگ آتی ہے پتہ نہیں کس کی لوڈ شیڈنگ آتی ہے اللہ خیر کرے تو آپ سے ایک request ہے رُولنگ دیں اور اِس گیس کے یہ جو جی ایم اور ایم ڈی کراچی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُن کو بُلائیں یہاں طلب کریں یا ہمیں اُن کے ساتھ بیٹھائیں تا کہ اُن کو ہم سمجھائیں کہ بند کمروں کے فیصلے نہ کیا کریں جو فیلڈ پر پہلے بندے کو بھیجا کریں۔ فیلڈ کو وہاں جا کے محسوس کریں لوگوں کو دیکھیں حالات دیکھیں اُس کے مطابق فیصلے کریں۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: thank you very much میں نہیں سمجھتا ہوں کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کے decision کو یا notification کو overrule کر سکیں گے۔ any way, any way اُن سے رابطہ کرتے ہیں اُن کو ذرا بلاتے ہیں۔ جی رحمت صالح صاحب یہ بھی آپ کے گیس کے متعلق ہے؟

میر رحمت علی صالح بلوچ: سر! جی ہاں لیکن میرا ایک اہم ایشو ہے جس پر۔۔ (مداخلت)

سید ظفر علی آغا: ڈپٹی اسپیکر صاحبہ ناراض ہوگئی سب سے پہلے اُن نے کہا میں نے بولنا ہے۔

جناب اسپیکر: اَب میں کیا کروں وہ کہتے ہیں کہ آپ گورنمنٹ والوں کو بولنے۔۔(مداخلت) آپ کے ممبر بولتے ہیں کہ گورنمنٹ والوں کو بولنے ہی نہیں دوں۔اور جب میں آپ کو موقع دیتا ہوں تو وہ ناراض ہو کے چلے جاتے ہیں۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: بس ظفر جان چھوڑیں ٹائم کم ہے۔

جناب اسپیکر: وہ نماز پڑھنے گئی۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: thank you جناب اسپیکر صاحب! ویسے آپ zero hours جب رکھیں گے regular تو سب کی باتیں ختم ہو جائیں گی۔پوری بھڑاس نکلے گی۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: سر! ایک تو میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ آپ کے جو business branch ہے اسمبلی رُولز کا question branch۔26 اگست کو مجھے لیٹر آیا ہے محکمہ صحت کے بارے میں میرے question جمع ہے اَبھی تک محکمہ صحت جواب نہیں دے رہا ہے کیا یہ اسمبلی کی کمزوری ہے؟ یا as a custodian آپ کی طرف سے کوئی کمزوری ہے؟ محکمہ صحت کیوں جواب نہیں دے رہا ہے؟ 26 اگست سے آج تک جتنے میرے سوالات ہیں اور یہ بہت بڑی زیادتی ہے صوبے کے عوام کے ساتھ کیوں کہ ہم نے جو چیزیں مانگی ہے تفصیل مانگی ہے ابھی تک یہ مطلب اسمبلی فلور میں ٹیبل نہ کرنا یہ ظلم ہے۔

جناب اسپیکر: اِس سے پہلے کہ آپ آگے چلیں میں یہ آپ کو بتا دیتا ہوں کہ آپ کے پاس یہ right ہے کہ آپ privilege motion لا سکتے ہیں کہ میں نے question دیئے ہیں اور ابھی تک مجھے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اُنکے متعلق مجھے جواب نہیں دیئے۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: ٹھیک۔

جناب اسپیکر: reasons بتائے جائیں محکمہ نے کیوں نہیں دیئے۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: ok۔جی۔ok۔میں move کروں گا۔دوسرا sir.point same ہے میرے خیال میں ہمارے حکومتیں جماعت کے دوست بہت تھکے ہوئے لگ رہے ہیں۔شاید رات کو late تک جاگتے ہیں۔اُن سب کو سارے نظر آ رہے ہیں فلور پر سب کو نیند آ رئی ہے اور اصل بات یہ ہے کہ جو عوامی نوعیت کے حامل جو point raise ہوتے ہیں۔اُن کو نوٹ کرنا ہے اُن کا جواب دینا ہے لیکن ایسا لگ رہا ہے کہ lake of interest Sir! آپ، SSGC جو گیس کی لوڈ شیڈنگ ہے۔میڈم نے جو مسئلہ اُٹھایا میں اُس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں آپ یقین کریں سر! یہ سوئی سدرن گیس کمپنی کی مبینہ نااہلی آج سر! بلوچستان کے عوام سے جو صوبہ گیس پیدا کرتا ہو جہاں سے گیس

پیدا ہو۔ بلوچستان کے عوام صرف ہوا جو پائپ سے آتی ہے اُس کا بل ادا کر رہے ہیں مطلب یہ مبینہ نا اہلی نہیں ہے تو کیا ہے؟ اور حکومت وقت کو اِس مسئلے پر یہ اجتماعی نوعیت کا مسئلہ ہے۔ اب صبح نو بجے سے گیس غائب ہے رات کو ساڑھے آٹھ، نو سے گیس غائب ہے دیکھیں مجبوری ہے انٹرنیشنل ایک پریشر اور جنگ اور یہ۔ آپ کو میں آج بتا رہا ہوں سر! میں جس ضلع سے تعلق رکھتا ہوں جہاں ایران بارڈر سے LPG آتی ہے آج بھی 55 Bowser ایران بارڈر پر کھڑے ہیں ہماری حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی ہے۔

جناب اسپیکر: honorable member کو جی سُنیں order,order in the House please

میر رحمت علی صالح بلوچ: قانونی طور پر یہ LPGs کو allowed کریں آپ یقین کریں ہمارے مکان میں تو گیس سسٹم نہیں ہے وہاں یہی LPG سلنڈر رہے آج ناپید ہو چکا ہے سر! وہاں پہلے کلو ہمیں مل رہا تھا 200 روپے کا اَب 600 کا مل رہا ہے لیکن نہیں ہے میں آج یہ مطالبہ کرتا ہوں اِس فلور پر بلکہ آپ ایک رُولنگ دے دیں کہ ایران سائیڈ پر جو 55 سے زیادہ bowser کھڑے ہیں پنجگور چیدگی بارڈر، تفتان کا الگ ہے، 20,20,50 کا الگ ہے مند بارڈر کا الگ ہے اچھا کاروباری لوگ جو ٹیکس pay کر رہے ہیں قانونی صورت میں لاتے ہیں پنجاب کو بھی سپلائی کر رہے ہیں سندھ کو بھی سپلائی کر رہے ہیں کے پی کے میں بھی جا رہا ہے اور اِس کا فائدہ بلوچستان بھی اُٹھا رہا ہے۔ اور یہاں کوئٹہ شہر میں بے جا، لوڈ شیڈنگ مطلب آپ کی صوبائی دارالحکومت ہے اگر سوئی سدرن گیس کمپنی۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ جو آپ نے ذکر کیا ہے یہ ایران سے جو گیس bowser آ رہے ہیں یہ legal ہے؟

میر رحمت علی صالح بلوچ: یہ لیگل ہے yes۔

جناب اسپیکر: اور اُن کو رُوکا ہوا ہے۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: سر! کروڑوں روپے ٹیکس جمع ہوتے ہیں۔ آج میں ایک بندے سے ملا ہوں وہ کہہ رہا ہے کہ جی میں daily ایک کروڑ اسی لاکھ ٹیکس نیشنل بینک میں جمع کرتا ہوں ایک بندہ کہہ رہا ہے۔ daily basis پر سر! پنجگور کی بات کر رہا ہوں اور یہ موجودہ حکومت جو میں کہہ رہا ہوں ٹس سے مس نہیں ہو رہا ہے صرف اِدھر لگے ہوئے ہیں پورا PSDP اِن کے ہاتھ میں ہے جس طرح اصغر ترین نے کہا کوئی اپنے منسٹر سے سوال کر رہا ہے کہ جی مجھے ٹراما سینٹر دے دیں بھئی آپ لوگ آپ اپنے ترجیحات کو چینج کریں۔ 6,7 ارب آپ لوگ لے جاتے ہو تو آپ لوگ ٹراما سینٹر اور ہسپتال بنائیں۔ کیوں زیادہ home solar دیتے ہو؟ یہ ساری چیزیں ریکارڈ پر ہیں۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔

میر رحمت علی صالح بلوچ: دیکھیں آج جو عوام کا مسئلہ ہے issue ہے اِس پر حکومت کی طرف سے کوئی جواب ہی

نہیں ہے یہ گیس لوڈ شیڈنگ پورے کوئٹہ کا مسئلہ ہے اور کوئٹہ وہ خوبصورت شہر ہے جو آپ کے پورے پاکستان کے شہری آ کے اِدھر رہتے ہیں بدامنی اپنی جگہ پر لیکن پھر بھی گوادر سے لیکر ژوب پھر سندھ سے لیکر پنجاب، کے پی کے سے لیکر آپ کے باقی صوبوں کے جو لوگ آتے ہیں آج بڑے عذاب میں ہیں۔ ہوٹل مالکان عذاب میں ہیں گھریلو صارفین عذاب میں ہیں اِس پر سر! آپ ایک quick اور strict ruling دے دیں عوام کے اجتماعی مفاد میں آپ کو آج ایک strict رُولنگ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ ایم ڈی گیس سے، ایک منٹ مولوی صاحب تشریف رکھیں مجھے بولنے دیں۔ کورم کی نشاندہی ہوگئی؟ ذرا آپ گنتی کریں کورم پورا کرنے کیلئے گھنٹیاں بجائی جائے۔ آپ اِس طرح کریں یہ ایم ڈی گیس سے جتنے بھی ممبرز ہیں اصغر ترین صاحب ہیں، محترمہ شاہدہ رؤف صاحبہ ہیں اور رحمت صالح اِن تینوں نے گیس کے متعلق پوائنٹ اُٹھایا ہے ایم ڈی سے رپورٹ منگوائیں کہ یہ شیڈول کہاں سے آیا ہے اور یہ کس کی بنیاد پر یہ شیڈول پھر اُس شیڈول پر بھی عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔ کورم کو پورا کرنے کیلئے گھنٹیاں بجائی جائے۔ کورم کی نشاندہی ہو چکی ہے اور کورم پورا نہیں ہوسکتا ہے۔ لہٰذا زابد علی ریکی صاحب آپ اپنی سیٹ پر آئیں آپ وہاں سے کیوں بول رہے ہو؟ بھئی اپنی سیٹ پر آجائیں۔ آپ بھی اپنی سیٹ پر آئیں آپ بھی غلط جگہ پر کھڑے ہیں۔ نہیں ہو رہا ہے۔ پورا لہٰذا اب اسمبلی کا اجلاس جمعرات مورخہ 16 اپریل 2026ء بوقت سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 5 بجکر 10 منٹ پر اختتام پزیر ہوا)

☆☆☆